عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۷ تا ۲۳/ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲۲

ناموسِ رسالتؐ پر اخبارات کا نقطۂ نظر

امریکی شاتمِ رسول کی جانب سے معافی مانگنے کا اعلان

حضرت مولانا مفتی محمودؒ ایک جامع شخصیت

قادیانی جماعت کے نام کھلا خط

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول قرآن وحدیث کی روشنی میں:

س:...... کیا قرآن مجید میں کہیں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے؟ اور وہی آکر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کریں گے؟

ج:...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا مضمون قرآن کریم کی کئی آیتوں میں ارشاد ہوا ہے اور یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ متواتر احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی اطلاع دی گئی ہے اور جن پر بقول مرزا صاحب کے "امت کا اعتقادی تعامل چلا آرہا ہے" وہ سب انہی آیات کریمہ کی تفسیر ہیں۔

نبوت تشریعی اور غیر تشریعی میں فرق:

س:...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"قولوا انه خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔"

ج:...... تکملہ مجمع البحار میں علامہ محمد طاہر پٹنی نے یہ قول نقل کرکے لکھا ہے:

"وهذا ناظر الی نزول عیسی۔"

یعنی یہ ارشاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر فرمایا۔

س:...... امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں: "مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی محض تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے۔ جس کی تائید حدیث من حفظ القرآن ...الخ" سے بھی ہوتی ہے (جس کے معنی یہ ہیں کہ جس نے قرآن حفظ کرلیا اس کے دونوں پہلوؤں سے نبوت بلاشبہ داخل ہوگئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک "لا نبی بعدی ولا رسول" سے مراد صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو شریعت لے کر آئے۔ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں: "جو نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوئی ہے وہ صرف غیر تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت" اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اس لئے اس نے ان کی خاطر تشریعی نبوت باقی رکھی۔ مذکورہ بالا دو اقوال واضح فرمادیں۔ تشریعی اور غیر تشریعی بھی واضح فرمادیں۔ کیا اس کو اپنے لئے دلیل بناسکتے ہیں؟

ج:...... شیخ ابن عربیؒ اولیاء اللہ کے کشف و الہام کو "نبوت" کہتے ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جو منصب عطا کیا جاتا ہے اسے "نبوت تشریعی" کہتے ہیں یہ ان کی اپنی اصطلاح ہے۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت ان کے نزدیک تشریع کے بغیر نہیں ہوتی، اس لئے ولایت والی نبوت واقعتہ نبوت ہی نہیں۔ علامہ شعرانی اور شیخ ابن عربیؒ بھی انبیاء کرام علیہم السلام والی نبوت (جو ان کی اصطلاح میں نبوت تشریعی کہلاتی ہے) کو ختم مانتے ہیں اور [illegible] جاری۔ اور یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے، فرق صرف اصطلاح کا ہے۔ (واللہ اعلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس عمر میں نازل ہوں گے؟

س:...... ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ حدیث کی روشنی میں بیان کریں کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں پیدا ہوں گے یا پھر اس عمر میں تشریف لائیں گے جس عمر میں آپ کو آسمان پر اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ سے گزارش کروں گا کہ جواب ضرور دیں اس طرح ہوسکتا ہے کہ آپ کی اس کاوش سے چند قادیانی اپنا عقیدہ درست کرلیں۔ یہ ایک قسم کا جہاد ہے۔ آپ کی تحریر ہمارے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔

ج:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اسی عمر میں نازل ہوں گے۔ ان کا آسمان پر قیام ان کی صحت اور عمر پر اثر انداز نہیں۔ جس طرح اہل جنت جنت میں سدا جوان رہیں گے اور وہاں کی آب وہوا ان کی صحت اور عمر کو متاثر نہیں کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاں اس وقت قیام فرما ہیں وہاں زمین کے نہیں آسمان کے قوانین جاری ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ: "تیرے رب کا ایک دن تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔" (اس قانون آسمانی کے مطابق ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہاں سے گئے ہوئے دو دن ہی گزرے ہیں)۔ آپ خود غور فرماسکتے ہیں کہ صرف دو دن سے انسان کی صحت وعمر میں کیا کوئی نمایاں تبدیلی رونما ہوجاتی ہے؟ مشکل یہ ہے کہ ہم معاملات الٰہیہ کو بھی اپنی عقل وفہم اور مشاہدہ وتجربہ کے ترازو میں تولنا چاہتے ہیں ورنہ ایک مومن کے لئے فرمودہ خدا اور رسول سے بڑھ کر یقین وایمان کی کون سی بات ہوسکتی ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ پیدا ہونے کا سوال تو جب پیدا ہوتا کہ وہ مرچکے ہوتے۔ زندہ تو دوبارہ پیدا نہیں ہوا کرتا؟ اور پھر کسی مرے ہوئے شخص کا کسی اور قالب میں دوبارہ جنم لینا تو "آواگون" ہے جس کے ہندو قائل ہیں۔ کسی مدعی اسلام کا یہ دعویٰ ہی نادر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت نے اس کے قالب میں دوبارہ جنم لیا ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد نمبر ۲۱ | ۱۷ تا ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲۲

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
امریکی شاتم رسول کی جانب سے معافی مانگنے کا اعلان	6
ناموس رسالت پر اخبارات کا نقطۂ نظر	7
حضرت مفتی محمودؒ......ایک جامع شخصیت (مفتی محمد جمیل خان)	15
قادیانی جماعت کے نام ایک کھلا خط (مولانا مفتی محمد امتیاز)	20
اخبار ختم نبوت	23

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (
Old Numaish M.A. Jinnah Road,
Ph: 7780337 Fax:778034

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوت

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا جیری فال ویل معافی کے مستحق ہیں؟

گزشتہ شمارے میں آپ امریکی عیسائی رہنما جیری فال ویل کی جانب سے توہین رسالت کے ارتکاب کے بارے میں تفصیلی خبریں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق جیری فال ویل نے عالمی میڈیا کے سامنے ایک بیان کے ذریعہ معافی مانگنے کا اعلان کیا ہے جبکہ آپ کی ازدواجی زندگی پر فلم بنانے والوں نے تاحال کسی معذرت کا اظہار نہیں کیا ہے۔ جیری فال ویل کے معافی نامے کے جو مندرجات سامنے آئے ہیں' اس کے لحاظ سے تو یہ معافی تصور ہی نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس نے توہین رسالت کے ارتکاب کو جرم گردانا ہی نہیں ہے بلکہ وہ صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے پر معذرت پیش کر رہا ہے۔ جیری فال ویل نے اس جرم کا ارتکاب پہلی مرتبہ نہیں کیا ہے بلکہ اس سے پہلے بھی وہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتا رہا ہے' بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی کے بارے میں تضحیک آمیز مواد اس کی ویب سائٹ پر ان سطور کے پریس جانے تک موجود تھا۔ یہاں ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ توہین رسالت ایسا جرم ہی نہیں جسے ہر خاص و عام معاف کر سکے۔ یہ جرم کی اس قبیل سے تعلق رکھتا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں ''حقوق العباد'' اور موجودہ دور میں ''انسانی حقوق'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ توہین رسالت روئے زمین پر رونما ہونے والے بدترین جرائم میں سے ایک ہے بلکہ شرک کے بعد بدترین گناہ توہین رسالت ہی کو قرار دیا جاسکتا ہے' کیونکہ شرک توہین ربوبیت ہے اور شتم رسول توہین رسالت ہے' جس طرح رب کے بعد سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اسی طرح توہین ربوبیت کے بعد سے بڑا جرم توہین رسالت ہے۔ توہین رسالت کے جرم کو معاف کرنے کا اختیار اگر کسی انسان کو ہے تو وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کے علاوہ کسی اور شخص کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ توہین رسالت کے جرم کو معاف کر سکے۔ ناموس رسالت کی توہین کے جرم کو معاف کر دینا گویا بدبخت اور بدطینت شاتم رسول سے ناموس رسالت کا سودا کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر تمام افراد کو عام معافی دے دی گئی لیکن توہین رسالت کے مجرم کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اگر بیت اللہ میں غلاف کعبہ سے چمٹا ہوا بھی ہو تو اسے اسی حالت میں قتل کر دیا جائے۔ امت مسلمہ نے جہاں دین کے دیگر شعبوں میں کمزوری کا اظہار شروع کر دیا ہے' وہاں ایک زوال یہ بھی آیا ہے کہ مسلمان اب توہین رسالت کے جرم کو کوئی بہت بڑا جرم نہیں گردانتے۔ وہ تو اللہ بھلا کرے دنیا میں کچھ مسلمان اب بھی ایسے ہیں کہ وہ اس بدترین جرم کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور جلسے جلوس اور احتجاجی مظاہرے اور ہڑتالیں کرتے ہیں ورنہ امت کو مجموعی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس نے اس حوالے سے نہایت کمزوری کا مظاہرہ کیا ہے۔ شاتم رسول کے بارے میں اصل فیصلہ یہی ہے کہ اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے جیسا کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ یا گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔

دہشت گردی کی آڑ میں دنیا بھر میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بدنام کرنے اور ان پر کیچڑ اچھالنے کا جو مذموم سلسلہ چل نکلا ہے' اس نے واضح طور پر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ مغرب اب کھلم کھلا اسلام دشمنی پر اتر آیا ہے۔ اسلام کے خلاف اس جنگ کو مغربی زعماء پہلے ہی صلیبی جنگ کا نام دے چکے ہیں۔ جیری فال ویل' پیٹ رابرٹسن اور ان جیسے دیگر بدقماش' بدباطن' بدزبان' ہذیان گو افراد کو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نشانہ بنانے کا اشارہ مل چکا ہے اور وہ پورے طور پر اس مشن پر کام کر رہے ہیں۔ جیری فال ویل اور پیٹ رابرٹسن امریکی صدر بش کے قریب ترین سیاسی حلیف شمار کئے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' نے اپنے صدر کو بچانے کے لئے خود صدر بش سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان دونوں افراد کے بیان سے لاتعلقی کا اعلان کریں اور اسے ان کے ذاتی خیالات قرار دیں تاکہ صدر بش پر یہ الزام نہ لگ سکے کہ چونکہ یہ ان کے قریب ترین سیاسی حلیفوں کے خیالات ہیں' اس لئے لامحالہ خود ان کے خیالات بھی یہی ہیں۔

جیری فال ویل کے الفاظ کو پیش نظر رکھنے سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس نے صرف مسلمانوں سے ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے پر معذرت کا اظہار کیا ہے لیکن اس نے کہیں بھی یہ نہیں کہا کہ اس کا توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرنا بھی اس کا جرم ہے' جس کا وہ مرتکب ہوا ہے۔ جب وہ توہین رسالت کے جرم کو جرم ہی نہیں گردانتا تو اس کی اس معذرت کو کس کھاتے میں ڈالا جائے؟ یہ بات بہت اہم ہے کہ اسلام میں تو عیسائیت کی مقدس ترین شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والا

ختم نبوة

(خواہ وہ شاتم رسول مذہبی رہنما ہی کیوں نہ ہو) فی الفور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے' لیکن عیسائیت میں اس کے برعکس اسلام کی مقدس ترین شخصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا امریکا کا مشہور عیسائی مذہبی رہنما بھی بن جاتا ہے' اس کے انٹرویو بھی امریکی ٹی وی پر نشر ہونے لگتے ہیں اور وہ امریکی صدر کا قریب ترین حلیف بھی بن جاتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ ملی بھگت نہیں؟ اور کیا سب بذات خود عیسائیت کے باطل مذہب ہونے کی دلیل نہیں؟

کسی شخص کے انسانیت کی سطح سے گرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ جس شخص کی مخالفت کرے' اس کی ذاتیات پر اتر آئے اور اس کی نجی زندگی پر بھی کیچڑ اچھالنے لگے۔ بد باطن ہونے کی یہ علامت جیری فال ویل' پیٹ رابرٹسن اور ان کے اعوان و انصار پر صادق آتی ہے۔ ان کی کمینگی اور رذالت نے انہیں اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ وہ یہ تو دیکھیں کہ وہ کس عظیم ذات پر کیچڑ اچھالنے چلے ہیں۔ موجودہ حالات میں ہر واقعہ کو "دہشت گردی" سے تعبیر کرنے والے توہین رسالت کے مرتکب ان حضرات کے خلاف جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں نے بہت اچھا تبصرہ کیا کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ دہشت گرد کہنے والے خود دہشت گرد ہیں"۔ اسی طرح امریکن مسلم کونسل کے رہنماؤں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو "لسانی دہشت گردی" قرار دے کر اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی کا طعنہ دینے والے نام نہاد "مہذب ملکوں" کے انسان نما جانوروں اور ان کے مقتداؤں کے منہ پر ایک ایسا تھپڑ مارا ہے' جس کی کسک وہ ایک عرصہ تک محسوس کرتے رہیں گے۔ یہ انسان نما جانور یہ بھول گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کرنے والوں کے راستے میں سنگ و خشت یا ممالک کی سرحدیں دیوار نہیں بنا کرتیں۔ اسود عنسی کی معنوی اولاد جیری فال ویل کے خلاف اسوۂ فیروز دھرانے والے الحمدللہ آج بھی موجود ہیں۔

اس موقع پر دنیا بھر کے ممالک سے یہ مطالبہ کرنا بالکل بجا ہے کہ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملوں سے یکسر گریز کیا جائے ورنہ مسلمان وہ کچھ کر گزریں گے جو نہ آج تک "مہذب ممالک" نے سوچا ہے' نہ ان میں بسنے والے بزدلوں نے کبھی سنا ہے اور نہ ان کے بد کردار حکمرانوں کے دلوں میں اس کا خطرہ گزرا ہے۔ مسلمانوں نے آج تک نہ کبھی دہشت گردی کی ہے اور نہ کبھی کریں گے لیکن دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو نقصان پہنچانے والوں کو بھی ایسا منہ توڑ جواب دیں گے کہ وہ صدیوں یاد رکھیں گے۔ ابوجہل کے جانشین جیری فال ویل اور پیٹ رابرٹسن کان کھول کر سن لیں کہ ان کی جھوٹی معذرتیں ان کے جرم کو ہلکا نہیں بلکہ مزید سنگین کر رہی ہیں۔ اگر انہوں نے اپنا رویہ نہ بدلا تو وہ یاد رکھیں کہ خدائی عذاب کی وجہ سے ان کا حشر بھی ابوجہل' ابولہب' مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی سے مختلف نہ ہوگا۔

ہم مسلم ممالک سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ بھی ہوش کے ناخن لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ممالک سے ہر قسم کا تعاون یکسر ترک کر دیں۔ کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے باپ کے دشمن سے تو قطع تعلق کریں اور اپنے نبی کے دشمن سے مکمل اور غیر مشروط تعاون کریں؟ کیا نعوذ باللہ ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بھی عزت نہیں رہی جتنی اپنے باپ کی ہے؟ یاد رکھئے! جس طرح وہ اولاد معاشرہ میں ذلت کی مستحق ٹھہرتی ہے جو اپنے باپ کے دشمن سے یارانہ رکھے' اسی طرح وہ امت دنیا میں ذلت کا شکار ہوتی ہے جو اپنے نبی کے دشمنوں سے تعاون کرتی ہو۔ میر جعفر اور میر صادق کی پیروی چھوڑیئے اور وفاداران اسلام کی پیروی کیجئے۔ دہشت گردی اسلام نہیں لیکن اسلام کو ختم کرنا یقیناً دہشت گردی ہے۔ جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ساتھ اب بھی نہیں چھوڑیں گے بلکہ ان کی حمایت جاری رکھیں گے' وہ یہ بات یاد رکھیں کہ قیامت کے دن وہ نہ صرف یہ کہ شفاعت نبویؐ سے محروم رہیں گے' بلکہ ان کا حشر ابوجہل' ابولہب' مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ہوگا۔ مسلم ممالک پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اسلام اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ایک ہو جائیں۔ تمام مسلم ممالک کو چاہئے کہ وہ اقوام متحدہ میں توہین رسالت کے مرتکب ہونے والوں کے خلاف باقاعدہ آواز اٹھائیں اور اقوام متحدہ کو اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ اپنے حقوق انسانی کے چارٹر میں اس کا باقاعدہ اندراج کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اشارتاً' کنایتاً' زبانی' تحریری' ہر قسم کی توہین' توہین رسالت اور انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزی ہے' اس لئے اقوام متحدہ کے تمام ممالک پر یہ لازم ہے کہ وہ توہین رسالت کے جرم کو اپنے ممالک میں باقاعدہ طور پر جرم قرار دے کر اس کے خلاف قانون سازی کریں۔ پاکستان کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ممبر اور بحیثیت ایٹمی طاقت کے حامل ایک مسلم ملک ہونے کے اس مسئلہ کو پوری شدت سے سلامتی کونسل میں اٹھانا چاہئے اور توہین رسالت کے خلاف ایک مذمتی قرارداد پاس کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہئے۔ نبی اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے' اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اللہ رب العزت کی توہین ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ ان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی بھی توہین ہے' جن کے خاتم کی حیثیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ نبیوں کی توہین یہودیوں کا وطیرہ ہے' اس لئے عیسائیوں کو یہودیوں کی روش ترک کر دینی چاہئے اور جو افراد عیسائیت کے لبادہ میں توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں' ان کو اپنی صفوں سے نکال باہر کرنا چاہئے۔ ایسا کرنا وقت کی ضرورت ہے' اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک طویل جنگ شروع ہو جائے گی' جس کا نتیجہ بہر حال مسلمانوں ہی کے حق میں نکلے گا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

امریکی شاتم رسول کی جانب سے معافی مانگنے کا اعلان

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) امریکا کے قدامت پسند عیسائی مذہبی رہنما جیری فال ویل نے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ''دہشت گرد'' کہنے پر معافی مانگنے کا اعلان کیا ہے۔ جیری فال ویل نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ان کے ان الفاظ کی وجہ سے جو جذبات مجروح ہوئے انہیں اس پر افسوس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بعض بیانات جو انہوں نے سی بی ایس ٹی وی کے پروگرام ''سکسٹی منٹس'' کے دوران دیئے بہت سارے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے جس پر وہ خلوص دل سے معذرت خواہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ان کا مقصد کسی مخلص، قانون پر عمل کرنے والے مسلمان کی توہین نہیں تھا۔ فال ویل نے کہا کہ یہ غلطی ایک متنازعہ سوال کا جواب دیتے ہوئے اس وقت ہوئی تھی جب انٹرویو اختتام پذیر تھا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ ایک غلطی تھی اور وہ اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ جیری فال ویل کی جانب سے یہ معذرت اس وقت سامنے آئی جب برطانیہ اور ایران کے وزرائے خارجہ سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں نے ان کی جانب سے امریکی ٹی وی سی بی ایس کو دیئے ایک انٹرویو میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ''دہشت گرد'' قرار دینے کی سخت مذمت کی۔ جیری فال ویل نے سی بی ایس ٹیلی ویژن کے پروگرام ''سکسٹی منٹس'' کو دیئے گئے اس انٹرویو میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ''دہشت گرد'' قرار دینے کے علاوہ یہ بھی کہا تھا کہ انہوں نے یہ جاننے کے لئے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ''ایک جارح شخص'' اور ''ایک جنگجو'' ہیں مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کی لکھی ہوئی ان کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا ہے۔ فال ویل کے ان الفاظ نے دنیا بھر میں مسلمانوں کو مشتعل کردیا تھا جس کی وجہ سے دنیا بھر میں ہڑتالوں اور احتجاجی مظاہروں کو سلسلہ شروع ہوگیا تھا جس کے دوران بھارت میں کم از کم 9 افراد ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے جبکہ مقبوضہ کشمیر میں بھی ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ پاکستان میں جمعہ کو متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر پورے ملک میں مسلمانوں نے یوم احتجاج منایا۔ نیویارک میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے سی بی ایس نیوز کے دفتر کے باہر توہین رسالت کے اس واقعہ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے جیری فال ویل کے ان ریمارکس کی مذمت کرتے ہوئے انہیں تشدد کی حمایت کرنے والا قرار دیا تھا جبکہ برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے فال ویل کے ان الفاظ کے بارے میں اپنے دورۂ ایران کے دوران ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ الفاظ میرے لئے بحیثیت ایک عیسائی ہونے کے اسی طرح توہین آمیز ہیں جس طرح کہ مسلمانوں کے لئے ہیں۔

ختم نبوۃ

ناموسِ رسالتؐ پر اخبارات کا نقطہ نظر

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ناپاک جسارت

ایک امریکی مذہبی رہنما اور امریکی صدر بش کے قریبی حلیف جیری فال ویل کی جانب سے امریکی ٹیلی ویژن سی بی ایس (CBS) کو دیئے گئے انٹرویو کے دوران محسن انسانیت حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں انتہائی گستاخانہ زبان استعمال کرنے پر ملک بھر کے مشاہیر علمأ کرام‘ مذہبی رہنماؤں اور مسلمان عوام کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا ہے جبکہ پاکستان کے مختلف شہروں‘ مقبوضہ کشمیر اور عالم اسلام میں اس ناپاک جسارت پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔

ملک کے ممتاز علمأ کرام نے امریکی مذہبی رہنما کی اس ہرزہ سرائی کو کھلی دہشت گردی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ دراصل امریکی پیشوا کی زبانی امریکیوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف چھپا ہوا غبار نکل کر سامنے آیا ہے۔ علمأ نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ امریکی حکومت سے گستاخ رسول کو لگام دینے کا سرکاری طور پر مطالبہ کرے۔ دارالعلوم کراچی کے صدر اور ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے روزنامہ ’’اسلام‘‘ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکی مذہبی پیشوا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ زبان استعمال کرکے دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے جو سراسر مغرب کی تنگ نظری پر مبنی ہے حالانکہ مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں کے انبیأ علیہم السلام کے احترام کو اپنے ایمان کا لازمی جزو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ناقابل معافی جرم ہے جس پر عالم اسلام اور بالخصوص حکمرانوں کو امریکا سے امریکی رہنما پیشوا جیری فال ویل کی زبان بندی کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ دیگر علمأ کرام نے بھی اپنے اپنے بیانات میں جیری فال ویل کی جانب سے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور امریکی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مذکورہ عیسائی رہنما کے خلاف عالمی امن تباہ کرنے کی کوشش کرنے پر دہشت گردی کا مقدمہ چلائے۔

دنیا کو مذہبی رواداری کی تعلیم دینے اور مذہبی انتہا پسندی کے خلاف عالمی جنگ لڑنے والے ملک امریکا کے ایک بڑے مذہبی پیشوا اور رہنما کی جانب سے رحمۃ للعالمین‘ محسن انسانیت‘ سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ناپاک‘ مذموم اور قابل نفرین جسارت کا ارتکاب اسلام دشمنی کی اس غلیظ‘ گندی اور بدبودار ذہنیت کی علامت ہے جس میں یہود و نصاریٰ چودہ سو سال سے مبتلا ہیں۔ یہ ناپاک جسارت بلاشبہ دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کے مترادف ہے۔ عالم اسلام اس پر جتنا بھی سخت اور شدید ردعمل ظاہر کرے کم ہے۔ کائنات کی مقدس ترین ہستی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والے نام نہاد عیسائی پیشوا اور امریکی رہنما کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ مسلمان اپنی بے شمار عملی کمزوریوں کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے معاملے میں ہمیشہ انتہائی حساس رہے ہیں اور یہ ان کا دینی فرض بھی ہے۔ مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ناموس کے تحفظ کے لئے جتنی قربانیاں دی ہیں' تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کرسکتی' اس کے باوجود سوا ارب سے زائد مسلمانوں کی محبتوں اور عقیدتوں کے مرجع و محور سید الاولین والآخرین جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کھلے الفاظ میں گستاخی کرنے کا اس کے سوا اور کیا مطلب ہوسکتا ہے کہ عیسائی رہنما دیدہ و دانستہ پوری دنیا کے امن کو تباہ کرنے کے درپے ہیں' علماً نے بجا طور پر مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ عیسائی پیشوا کے خلاف پوری دنیا کا امن تباہ کرنے کی کوشش کرنے پر دہشت گردی کا مقدمہ قائم کیا جانا چاہئے' یہ دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے کہ دنیا کی ایک چوتھائی آبادی کے جذبات کو چیلنج کیا جارہا ہے اور عالم اسلام کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے سربکف ہوکر میدان میں اتریں۔

امریکا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مسلسل واقعات ہورہے ہیں' لیکن آج تک امریکی حکومت نے ان واقعات کی روک تھام کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا' ان واقعات سے مذہبی رواداری اور دوسروں کے جذبات اور عقائد کے احترام کے علمبردار امریکا کا اصل چہرہ بے نقاب ہوگیا ہے اور دنیا پر یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مذہبی انتہاپسندی کے خلاف جنگ کرنے کا دعویٰ کرنے والے خود پرلے درجے کے مذہبی انتہاپسند اور متعصب ہیں۔

خود امریکا کے دارالحکومت واشنگٹن سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت روزنامے ''واشنگٹن پوسٹ'' نے اپنی ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۲ء کی اشاعت میں جیری فال ویل کی جانب سے پیغمبر اسلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ کے استعمال اور انہیں دہشت گرد قرار دینے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اپنے اداریے میں امریکی صدر بش پر زور دیا ہے کہ وہ جیری فال ویل سمیت دیگر عیسائی مذہبی رہنماؤں فرینکلن گراہم' پیٹ رابرٹسن وغیرہ کے اسلام کے بارے میں متنازعہ بیانات کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کی بجائے اپنے موقف کی وضاحت کریں کہ یہ ان کا موقف نہیں ہے۔ واضح رہے کہ یہ افراد صدر بش کے قریب ترین سیاسی حلیف شمار ہوتے ہیں اور گزشتہ سال گیارہ ستمبر کے بعد سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائیاں کرنے میں مصروف ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ صدر بش کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان افراد کی جانب سے اسلام کی غلط عکاسی کرنے پر اپنی خاموشی توڑیں اور برداشت اور رواداری کے اپنے مسلک اور ان افراد کی بدزبانی کے درمیان فاصلہ پیدا کریں۔ جیری فال ویل' رابرٹسن' گراہم وغیرہ کی ان حرکتوں سے صدر بش کا نظریں چرالینا ان کی ان غلط تعلیمات کو جائز قرار دے دینا ہے' جس کی وجہ ان کے امریکی صدر سے تعلقات ہیں۔

اداریہ میں کہا گیا ہے کہ بعض اہم مذہبی رہنما جو صدر بش کے قریب ترین سیاسی حلیف شمار ہوتے ہیں ان کی جانب سے مذہبی عدم برداشت اور اسلام دشمن رویہ اختیار کئے جانے پر صدر بش نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

سیدھی بات یہ ہے کہ ان صلیبی سورماؤں نے دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ عالم اسلام کو چاہئے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے مسئلے کی اہمیت اور اس سلسلے میں مسلمانوں کی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے عالمی سطح پر پرزور اور موثر صدائے احتجاج بلند کرنے میں دیر نہ کرے' سردست مسلم حکمرانوں پر لازم ہے کہ وہ امریکا سے امریکی مذہبی و سیاسی رہنما کی جانب سے مطالبہ کریں کہ وہ مذکورہ شرپسند پیشوا کے خلاف سخت کارروائی کرے۔

مسلمان عوام پر بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنا بھرپور احتجاج ریکارڈ کروانے کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کریں اور یہود و نصاریٰ پر یہ بات واضح کردیں کہ مسلمانان عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر کٹ مرنے کے لئے آج بھی تیار ہیں اور اگر عالم کفر نے شان رسالت میں ہرزہ سرائیاں بند نہ کیں تو پھر عالم اسلام دنیا میں امن برقرار رہنے کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

(اداریہ روزنامہ ''اسلام'' ۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

ختم نبوۃ

اجتماعی ابوجہل کا ظہور

امریکا میں ۱۱/ستمبر کے بعد اسلام کی تضحیک' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور مسلمانوں کی تحقیر کے لئے تمام دروازے کھول دیئے گئے ہیں' اس کی تصدیق خود امریکی صدر نے ''کروسیڈ'' (صلیبی جنگ) کا لفظ استعمال کر کے کی تھی۔

بعدازاں ان کے اٹارنی جنرل ایش کرافٹ نے اسلام کے تصور خدا میں (بزعم خود) نقص نکال کر دکھایا اور کہا کہ اسلام کا خدا نعوذ باللہ اپنے لئے قربانی طلب کرتا ہے اور عیسائیت کا خدا معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انسانوں کی نجات کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ وہ دن ہے اور آج کا دن تضحیک' توہین' تحقیر اور پروپیگنڈے کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔

اس کی تازہ ترین مثال بپٹسٹ منسٹر جیری فال ویل کا امریکی ٹی وی سی بی ایس نیوز کو دیا گیا انٹرویو ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے محبت کی مثالیں قائم کیں' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وسلم نے نعوذ باللہ اس کے برعکس نظیر پیش کی۔

فال ویل نے اس کے سوا بھی بہت کچھ کہا ہے اور اس پر امریکا میں مقیم مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ''لفظی دہشت گردی'' کی مثال ہے۔

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے بھی اس انٹرویو کے مندرجات کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکا کے لوگ اسلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کتنی کم معلومات رکھتے ہیں۔ اہم اور دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکا اور مغربی دنیا کے ''بڑے'' اس صورت حال پر خاموش ہیں۔

پوپ جان پال دوم دنیا کی سب سے اہم شخصیت ہیں اور انہیں ابتداء ہی سے اس صورت حال کا سخت نوٹس لینا چاہئے تھا لیکن اب تک ان کی جانب سے چند مبہم بیانات کے سوا کچھ سامنے نہیں آیا۔ مختلف چرچوں کی اتھارٹیز بھی اس ضمن میں خاموش ہیں۔ ٹونی بلیئر بھی ایک بار یہ کہہ کر خاموش ہو گئے کہ امریکا اور برطانیہ کی مہم اسلام کے نہیں' دہشت گردوں کے خلاف ہے۔

اس صورت حال سے مغربی دنیا کے بڑوں کے دل کا چور صاف ظاہر ہے لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کہ خود عالم اسلام اس ضمن میں مجرمانہ غفلت اور خاموشی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بالخصوص مسلم حکمران مسلمانوں نے کیا' اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے آمادہ نظر نہیں آئے۔ اس سے اسلام دشمن قوتوں کو حوصلہ مل رہا ہے اور ان کے منہ میں جو کچھ آ رہا ہے کہا جا رہا ہے۔

بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ مسئلہ ''لاعلمی'' کا ہے۔ مغربی دنیا اسلام اور سیرت طیبہؐ سے آگاہ نہیں' بلاشبہ مغربی دنیا کے ''عوام'' کے بارے میں یہ بات بڑی حد تک درست ہے' لیکن مغربی دنیا کے خواص کا مسئلہ لاعلمی نہیں ''علم'' ہے۔

اس وقت مغربی دنیا اور بالخصوص امریکا میں اسلام اور بانی اسلام کے حوالے سے اجتماعی نوعیت کے ابوجہل کے ظہور کا منظر ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ابوجہل کا حتمی مسئلہ لاعلمی نہیں علم تھا۔ وہ جان چکا تھا کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' مغربی دنیا کے اکثر خواص کا مسئلہ اس وقت یہی ہے' وہ اسلام کی قوت سے آگاہ ہو چکے ہیں اور انہیں اسلام کی عالمگیر اپیل سے شدید خوف لاحق ہے' چنانچہ وہ کبھی اسلام پر حملہ کر رہے ہیں' کبھی سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں رکیک زبان استعمال کر رہے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

(اداریہ روزنامہ ''جسارت'' کراچی ۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

ختم نبوة

امریکی پادری کا خبث باطن

صدر بش نے امریکا اور غیر مسلم دنیا کے دیگر ممالک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت و عداوت کی جو فضا پیدا کر دی ہے' اس سے نہ صرف عالمی امن کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں' بلکہ انتہا پسند یہود و ہنود کی طرح بعض عیسائیوں کو بھی اب جرأت ہونے لگی ہے کہ وہ علی الاعلان اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کر سکیں۔

مسیحی پادریوں کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت نہایت امن و محبت کا مذہب ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق: ''اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم اس سے بدلہ لینے کے بجائے بڑی انکساری اور محبت سے اپنا دوسرا گال بھی پیش کر دو''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس ہدایت کا مقصد یقیناً دنیا سے ہر قسم کے کینہ و نفرت کا خاتمہ ہے۔

اسلام دین فطرت ہے' لہٰذا قرآن و سنت کی تعلیمات میں انسان کے قلب و ذہن نفسیات اور فطرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے سے اتنا ہی یا اس سے کم بدلہ لینے کی اجازت دی گئی ہے جتنی اس کی حق تلفی ہوئی ہے لیکن ساتھ ہی اس میں اخلاق و شرافت کے جذبات پروان چڑھانے کے لئے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اگر وہ اپنے مخالف کو معاف کر دے تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دین برحق یعنی اسلام کے داعی و پیغامبر تھے' لہٰذا ان کی تعلیمات میں تضاد تو نہیں' البتہ تقدیم و تاخیر اور زمان و مکاں کی تبدیلی کے باعث جزئیات میں فرق نظر آتا ہے۔

اس اصول کے تحت کہ بعد کے احکام و قوانین سابقہ احکام و قوانین میں تغیر و تبدیلی لا سکتے ہیں اور ان کے نفاذ سے پچھلی ہدایات کی پابندی لازم نہیں رہتی' انسانی ذہن و فکر کی ترقی کے عروج پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر دنیا میں بھیجا تھا۔ آپؐ کی آمد پر ماضی کی تمام شریعتیں' احکام اور قوانین یا تو منسوخ قرار پائیں گی یا قرآن و سنت کے تابع رہیں گے۔ مسیحیت کے بعد اسلام کے نفاذ سے عیسائیوں کو اتنی ہی تکلیف پہنچی جتنی حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت پر یہودیوں نے محسوس کی تھی۔

اس حقیقت کے باوجود کہ یہودیت' عیسائیت اور ہندومت سمیت تمام دنیا کے تمام آسمانی وغیر آسمانی مذاہب اخلاق و شرافت اور عدل و انسانیت کے بہت سے بنیادی اصولوں پر متفق ہیں' جن میں ایک یہ بھی ہے کہ دوسرے مذہب' اس کے دیوتاؤں اور پیروکاروں کو نہ برا کہو اور نہ ان سے نفرت کا اظہار کرو اور اپنے اپنے دائرے اور مسلک میں رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ امن و محبت اور عزت و احترام کا سلوک کرو' مسلمانوں کے خلاف بالخصوص مخاصمت کا سلسلہ ہر جگہ جاری ہے۔

علمائے حق اور اسلام کے سچے پیروکار اس اصول پر ہمیشہ کاربند رہے لیکن اس کے برعکس یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار و مشرکین نے مسلمانوں کو برا بھلا کہنے' ان کے خلاف سازشیں کرنے اور انہیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد امریکی صدر بش نے کرۂ ارض سے مسلمانوں کے خاتمے کی مہم چلائی اور انہیں جنونی و دہشت گرد قرار دے کر مسلم ممالک پر حملوں کا سلسلہ شروع کیا تو اب مسیحی دنیا کے انتہا پسند پادری بھی مسلمانوں کے خلاف بولنے لگے ہیں۔

امریکا کے بنیاد پرست عیسائی وزیر چیمہ جیری فال ویل نے امریکی ٹی وی سی بی ایس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت محمدؐ (نعوذ باللہ) دہشت گرد تھے۔ اس گستاخ رسولؐ نے مزید ہرزہ سرائی کی ہے ...... نقل کفر' کفر نباشد ...... مذکورہ پادری کے مطابق اس نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ (نعوذ باللہ) پیغمبر اسلام ایک تشدد پسند اور جنگجو انسان تھے۔

پادری جیری فال ویل نے اپنی ہذیان گوئی جاری رکھتے ہوئے یہ بکواس بھی کی ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے محبت کی مثال قائم کی لیکن ''میرے خیال میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے برعکس مثال قائم کی ہے''۔

اس متعصب پادری کے ان کفریہ کلمات پر امریکا کے مسلمانوں ہی میں نہیں' مسیحی برادری کے لوگوں میں بھی تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انہوں نے صدر بش سے اپیل کی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے برعکس ''زبانی دہشت گردی'' پر اس انتہا پسند پادری کی زبان کو لگام دیں۔

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے جیری فال ویل کے بیان کو جہالت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی عام طور پر اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ہمارے خیال میں امریکی مسلمانوں اور غیر مسلم باشندوں کی صدر سے اپیل بے معنی ہے کیونکہ پادری فال ویل کی جس ''زبانی دہشت گردی'' پر وہ شکوہ کناں ہیں' اس کی آبیاری صدر بش جیسے کٹر' متعصب اور حق و انصاف کے دشمن امریکی حکام ہی کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کے باعث پادری جیری فال ویل کو شانِ رسالت مآبؐ میں گستاخی کی جرأت ہوئی ہے' انہی سے اس درد کی دوا مانگنا بدترین قاتل کو مسیحا قرار دے کر اس سے رحم کی بھیک طلب کرنے کے مترادف ہے۔

اسی طرح ملائیشیا (کے) وزیر اعظم مہاتیر محمد کے اس بیان سے بھی اتفاق نہیں کیا جاسکتا کہ فال ویل نے جہالت کا ثبوت دیا ہے یا یہ کہ عیسائی اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں کے پڑھے لکھے طبقے' بالخصوص پادریوں کا مطالعۂ اسلام بہت سے مسلمانوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ وہ اپنے مذہب میں پیدا ہونے والی بعد کی کمزوریوں اور دانستہ تحریفوں اور اسلام کی حقانیت سے بخوبی واقف ہیں' لیکن ان کی باطنی نفرت و عداوت اور ہوس مال و منصب انہیں حق گوئی سے روکتی اور اپنے ہم مذہبوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے پر مجبور کرتی ہے۔

قدامت پرست اور انتہا پسند عیسائی پادری کی بدباطنی اور ہذیان گوئی پر سب سے شدید ردعمل مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں نے ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کشمیر کے مختلف علاقوں میں جنونی پادری کے بیان پر سخت احتجاج کرتے ہوئے جلوس نکالے جنہیں منتشر کرنے کے لئے بھارتی پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا اندھا دھند استعمال کیا۔ مظاہرین نے پادری کے خلاف دہشت گردی کے قوانین کے مطابق مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کے خیال میں اس بیان سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔

حیرت ہے کہ عیسائی پادری کے اس گستاخانہ بیان پر مسلم دنیا کے کم و بیش تمام حکمراں بے حسی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاموش ہیں' وہ آج بھی بڑی خوش دلی کے ساتھ اسی امریکا سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں جس نے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

محسن انسانیتؐ کی شان میں متعصب پادری کی گستاخی کو ایک انتہائی سنگین واقعہ قرار دے کر مسلمان ملکوں کو اس کے خلاف سراپا احتجاج بن جانا چاہئے ورنہ ان کی خاموشی اسلام اور مسلمانوں کے کٹر دشمنوں کے حوصلے بڑھاتی رہے گی اور امریکا کی دہشت گرد قیادت میں مسلم ممالک کو ایک ایک کر کے ختم کرنے کی امریکی پالیسیاں یوں ہی جاری رہیں گی' سرکاری طور پر بھی اور کلیساؤں سے بھی۔

گزشتہ سال افغانستان پر وحشیانہ بمباری سے بش حکومت نے آغاز کیا تھا اور اب رحمۃ للعالمینؐ کے خلاف بکواس کا سلسلہ پادری فال ویل نے شروع کردیا ہے۔ مسلمانوں کو آخر کب ہوش آئے گا؟

(اداریہ روزنامہ ''امت'' کراچی ۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

مسلم امہ غیرت ایمانی کا بھرپور مظاہرہ کرے

پاکستان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مبنی فلم کی امریکا میں تیاری و نمائش اور امریکی پادری جیری فال ویل کی شان رسالت میں ہرزہ سرائی پر امریکا سے سخت احتجاج کیا ہے اور اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے امریکی حکومت سے اس فلم پر پابندی عائد کرنے اور فلم بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ملائیشیا' ایران اور عراق نے بھی امریکا میں ہونے والی ان گستاخانہ اور اشتعال انگیز حرکات پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ یہ ردعمل اور احتجاج بالکل بجا ہے' لیکن مسئلہ کی نوعیت اور نزاکت کے اعتبار سے محدود اور کمزور بھی ہے اور فوری و بے ساختہ ہونے کی بجائے قدرے تاخیر سے سامنے آیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ۱۱/ستمبر کے واقعات کی آڑ میں امریکا اور اس کے ہم نوا مغرب نے اسلام کے خلاف جو جنگ چھیڑی ہے اور دھونس' دھمکی سے مسلم ممالک کو مرعوب کر کے اسلام کے خلاف اس جنگ میں انہیں اپنا اتحادی اور شریک کار بنانے میں جو کامیابی حاصل کی ہے' اس نے متعصب مغربی حلقوں کے حوصلوں کو بہت بڑھا دیا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی و نفرت اور ان کے خلاف تعصب و تنگ نظری کے جذبات سے مغرب اور امریکا کا دامن کبھی خالی نہیں رہا بلکہ مغرب اسلام کے خلاف تعصب و عداوت کی پوری ایک تاریخ رکھتا ہے۔ اس تاریخ کے دوران بارہا صلیبی تعصب میں شدت اور ابال آیا' جو کبھی مسلمانوں کے خلاف مسلح جارحیت کی شکل میں ظاہر ہوا اور کبھی اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف گھٹیا' نازیبا اور گستاخانہ زبان کے استعمال کی صورت میں' تاہم اسلام دشمن یہود و نصاریٰ نے ماضی میں اسلام کے خلاف جس طرز کی بھی جارحیت کا مظاہرہ کیا' مسلمانوں نے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا بھرپور جواب دیا۔ بالخصوص پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور یاوہ گوئی کو مسلمانوں نے کبھی بھی برداشت نہیں کیا' جب بھی کسی غیر مسلم نے شان رسالت میں گستاخی کی حرکت کی' مسلمان اس کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے اور کسی بھی سچے عاشق رسول نے حالات کی پروا کئے بغیر آگے بڑھ کر شاتم رسول کا کام تمام کر دیا۔

مسلمانوں کی اپنے پیغمبر سے یہ والہانہ عقیدت اور ان کی عزت و ناموس پر مر مٹنے کا یہ جذبہ ہمیشہ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عداوت رکھنے والے غیر مسلموں کے لئے تنبیہ کا کام دیتا رہا' اس لئے اسلام کے بدترین حاسد اور دشمن بھی شان رسالت میں گستاخی کی جسارت سے قبل اپنے آپ کو ہزار بار سوچنے پر مجبور پاتے رہے اور مسلمانوں کا سرفروشی کا یہ جذبہ ان کے لئے سد راہ بنا رہا' لیکن جوں جوں مسلمانوں میں اپنے دین اور مسلمان بھائیوں سے تعلق میں کمزوری آتی گئی اور انہوں نے دنیوی مفادات کو دینی و ملی مفادات اور رشتوں پر ترجیح دینی شروع کی' ان میں دینی حمیت و غیرت بھی کم ہوتی گئی۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس کمزوری کو اسلام دشمن یہود و نصاریٰ نے بھانپ لیا اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں کے خلاف تمام محاذوں پر سرگرمی دکھانا شروع کر دی۔ بالخصوص ۱۱/ستمبر کے بعد مسلمانوں نے امریکا کے سامنے جس مرعوبیت کا مظاہرہ کیا اور اس کی دھمکیوں کے سامنے ڈھیر ہو کر جس طرح اپنے بھائیوں کے قتل اور ایک مسلمان ملک کی بربادی کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا بلکہ اس کام میں اسلام دشمن امریکا کا جس طرح ہاتھ بٹایا' اس نے امریکا اور اس کے انتہاپسند متعصب حلقوں کی ہمت افزائی کی اور انہیں اس حد تک بیباک اور بے خوف کر دیا کہ انہوں نے اسلام اور

مسلمانوں کی توہین سے آگے بڑھ کر مسلمانوں کی محترم ترین ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی پر مبنی فلمیں بنانے اور ان کے خلاف گندی زبان استعمال کرنے کی جسارت بھی کر ڈالی۔ ہماری اسی کمزوری نے امریکا کو یہ حوصلہ دیا کہ وہ افغانستان کے بعد عراق اور عراق کے بعد کسی اور اسلامی ملک کی تباہی کا پروگرام مرتب کرے' ہماری اسی کمزوری نے بش کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ تمام مسلمان اور عرب ملکوں کی رائے کی پروانہ کرتے ہوئے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرکے اپنا سفارت خانہ وہاں منتقل کرنے کا حکم جاری کرے۔

ہماری اسی کمزوری نے اسرائیل کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کرکے پورے فلسطین پر قبضہ کرنے کے اپنے دیرینہ خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سفاکانہ کارروائیاں کرے۔ یہ ہماری ہی کمزوری بلکہ نادانی تھی کہ ہم نے دہشت گردی کی وہ تعریف قبول کی جو اسلام دشمن صیہونیوں اور صلیبیوں کی پیش کردہ تھی' جس کے منطقی نتیجہ کے طور پر بعد میں ہماری مقدس کتاب قرآن مجید کو بھی ''دہشت گرد کتاب'' کہا گیا اور جب اس پر مسلمانوں کی طرف سے کوئی خاص ردعمل سامنے نہیں آیا تو صلیبیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھ کر ہمارے نبی محترم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات کو بھی نشانہ بنا دیا۔

شانِ رسالت میں امریکیوں کی ان دل ہلا دینے والی گستاخیوں پر پاکستان سمیت چند مسلمان ملکوں نے جو احتجاج کیا ہے اور بعض ممالک میں جو احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں وہ قطعاً ناکافی ہیں' یہ ردعمل تاخیر سے بھی ہوا ہے اور زوردار بھی نہیں ہے۔ سوا ارب انسان کوئی معمولی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کی محترم ترین ہستی کی گستاخی کرنے کا مطلب سوا ارب انسانوں اور دنیا کی آبادی کے ایک بہت بڑے حصے کے جذبات سے کھیلنا ہے۔ یہ وہ غیر انسانی حرکت ہے جس کی نہ اخلاق اجازت دیتا ہے اور نہ کوئی قانون۔ اتنی سخت گھٹیا حرکت اور اتنے بڑے واقعہ پر ۵۶ اسلامی ممالک میں سے صرف تین' چار کا احتجاج کرنا اور بعض مسلم تنظیموں کا چند مظاہرے کر دینا قطعاً ناکافی ہے۔ یہ اسلامی غیرت کا بھرپور اور موثر اظہار نہیں ہے اور اس سے اسلام دشمن گستاخوں کو صحیح پیغام نہیں گیا ہے جو آئندہ ایسے مزید واقعات کا سبب بن سکتا ہے۔

پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کو چاہئے کہ وہ اس وقت متحد ہو کر اور ایک آواز بن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر مبنی فلم کی نمائش اور بش کے حامی پادری کی ہرزہ سرائی پر بھرپور احتجاج کریں اور امریکا سے واضح اور دوٹوک الفاظ میں یہ کہیں کہ وہ اس گستاخی پر کھلے الفاظ میں معافی مانگنے کے ساتھ گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف ایسی کارروائی کرے جو مسلمانوں کے لئے اطمینان بخش ہو اور یہ یقین دہانی کرائے کہ آئندہ اس طرح کی کوئی حرکت نہیں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی وہ نازک اور حساس معاملہ ہے کہ اس پر تمام مسلم ممالک اپنے بھرپور اتحاد اور ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرکے امریکا کو دفاعی پوزیشن میں لاسکتے ہیں اور نہ صرف اس کے اس دباؤ اور سحر سے باہر آسکتے ہیں' جس میں وہ ۱۱/ستمبر کے بعد سے گرفتار ہیں بلکہ آئندہ کے لئے اس کی رعونت اور تعصب سے پُر حرکتوں کو لگام بھی دے سکتے ہیں' لیکن اس کے لئے اتحاد و یکجہتی اور جذبہ ایمانی کو حرکت میں لانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان کا اس مسئلہ پر ردعمل ظاہر کرتے وقت بھی امریکا کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کی یقین دہانی کرانا قطعاً مناسب نہیں تھا۔ اس یقین دہانی نے پاکستانی احتجاج کے امریکا تک پہنچنے سے قبل ہی اس کے اثرات کو ختم یا کم کر دیا ہے' جس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

(اداریہ روزنامہ اسلام کراچی ۹/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

فوکس نیوز کا نفرت انگیز پروگرام

سعودی عرب کے اخبار ''عرب نیوز'' میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق مسلم ورلڈ لیگ نے امریکی ٹی وی چینل ''فوکس نیوز'' کی مذمت کی ہے' جس کے ایک پروگرام میں دین اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ (مسلم ورلڈ) لیگ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ امریکی میڈیا کے ایک حصے نے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امیج مسخ کرنے کے لئے باقاعدہ مہم چلا رکھی ہے اور وہ ایک الہامی مذہب اور مسلم کمیونٹی کے خلاف نفرت کے جذبات ابھار رہا ہے۔

(مسلم ورلڈ) لیگ کے سیکریٹری جنرل عبداللہ الترکی نے کہا کہ ۱۸/ستمبر کو ہونے والے مذکورہ پروگرام میں حصہ لینے والے (عیسائی رہنما) پیٹ رابرٹسن کو اسلام اور جناب رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہرزہ سرائی کی کھلی چھوٹ دی گئی۔ اس نے یہ الزام ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے' جو باتیں کہیں وہ ناقابل اشاعت ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ پروگرام کے میزبان نے رابرٹسن کو ٹوکنے کی بجائے اس کی بات آگے بڑھانے میں مددی اور حاصل گفتگو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اسلام واقعی ایک بڑا خطرہ ہے لیکن بیشتر لوگ کھل کر یہ بات نہیں کہنا چاہتے' پھر خود ہی ترغیب کے انداز میں کہا: تو پھر تم یہ نہیں سمجھتے کہ دنیا تصادم کی طرف بڑھ رہی ہے' بلکہ جنگ کی طرف' اور اسلام کے ساتھ یہ جنگ آئندہ کئی عشروں تک جاری رہے گی۔

عبداللہ الترکی نے خبردار کیا ہے کہ اس نوعیت کے اشتعال انگیز پروگراموں کے ذریعے نفرت پھیلانے کی جو کوشش کی جارہی ہے اس سے مسلم کمیونٹی کے خلاف تشدد کے رجحانات کو فروغ حاصل ہوگا۔

صدر بش اور امریکی اعلیٰ عہدیداران بار بار اس موقف کا اظہار کر چکے ہیں کہ امریکا اسلام کو امن کا مذہب سمجھتا ہے اور جو لوگ دہشت گردی کے مرتکب ہیں وہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ناپسندیدہ (ہیں)۔ مغربی رہنما اس بات کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں کہ مغربی دنیا اور اسلامی دنیا کے درمیان تہذیبی جنگ کا کوئی امکان نہیں اور یہ پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے' لیکن اس کے باوجود امریکا اور دوسرے مغربی ملکوں میں نفرت کا زہر پھیلانے والے سرگرم عمل ہیں' رائے عامہ کو مسلم امہ سے بدظن کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ فوکس نیوز کا مذکورہ پروگرام اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔

امریکی حکومت کو اس کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہئے۔ مسلم دنیا کو یہ کہہ کر مطمئن نہیں کیا جاسکتا کہ امریکہ میں تحریر و تقریر کی مکمل آزادی ہے اور حکومت کا اس پر کنٹرول نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ ۱۱/ستمبر کے ہولناک واقعے کے بعد شک کی بنیاد پر کارروائیاں کرتے وقت بنیادی حقوق کا مسئلہ رکاوٹ نہیں بنا' اگر یہ کارروائیاں ناگزیر سمجھی گئی تھیں تو ایسے نشری پروگراموں اور تحریروں کے ذمہ دار افراد اور اداروں کے خلاف بھی قانون کو حرکت میں لانا چاہئے' جو نسلی اور مذہبی بنیادوں پر مسلمانوں کے خلاف نفرت کے جذبات کو ہوا دے رہے ہیں۔

مسلم ممالک کی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ مشترکہ طور پر اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور امریکا سے مطالبہ کریں کہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والوں کا قانونی محاسبہ کیا جائے۔

(اداریہ روزنامہ ''پاکستان'')

حضرت مولانا مفتی محمودؒ

ایک جامع شخصیت

مفتی محمد جمیل خان

چودھویں صدی کے آخری حصے میں جامعیت کی حامل اگر کسی شخصیت پر ہماری نگاہیں ٹھہرتی ہیں تو وہ ذات گرامی حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اپنی زندگی کے قیمتی ترین لمحات میں انہوں نے زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں ان کی خدمات کو دنیا بھر کے علمائے کرام اور اصحاب علم نے خراج تحسین پیش نہ کیا ہو۔ ان کی وفات کے بعد ان کے عصری علوم کے ایک استاد نے ان کے بارے میں جو مضمون تحریر فرمایا اس میں انہوں نے صراحت سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے ایک ممتاز طالب علم کی حیثیت سے ہماری نظروں میں ایک بلند مقام رکھتے تھے اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ شخص بڑا ہو کر بہت نام پیدا کرے گا اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں اپنے اس عظیم شاگرد کو جامعیت کے اس منصب پر دیکھا جس پر پوری دنیا کے مسلمان ناز کرتے تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ ۶/ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ بمطابق جنوری ۱۹۱۹ء کو ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک قصبہ پنیالہ میں اپنے ننھیال میں پیدا ہوئے۔ پنیالہ آپ کا آبائی علاقہ نہ تھا بلکہ آپ کے والد قندھار سے ہجرت کر کے تشریف لائے تو قیام کے لئے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھے‘ اسی اثنا میں انہوں نے پنیالہ کا سرسبز و شاداب علاقہ دیکھا تو وہ آپ کی نظروں کو بھا گیا اور آپ وہیں مقیم ہوگئے۔ حضرت مفتی محمودؒ کے والد محترم کا اسم گرامی خلیفہ محمد صدیق تھا‘ جنہوں نے بعد میں اپنے شیخ زادے مولانا عبدالعزیز کی خواہش پر لٹین زئی میں قیام کرلیا تھا۔

حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نانا بھی بہت بڑے عالم تھے‘ وہ اکثر یہ پیش گوئی فرماتے تھے کہ یہ بچہ ایک عظیم انسان معلوم ہوتا ہے۔ گھر میں قرآنی تعلیم کے ساتھ آپ نے علاقے کے ایک اسکول میں عصری تعلیم کے حصول کا بھی آغاز کیا اور چودہ سال ایک ماہ کی عمر میں ۳۱/ مارچ ۱۹۳۳ء کو مڈل کلاس میں کامیابی حاصل کر کے سند حاصل کی‘ چونکہ حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ بہت ذہین تھے‘ چوتھی اور پانچویں جماعت میں بھی اول درجہ میں کامیاب ہو کر وظیفہ حاصل کر چکے تھے اور مڈل میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کی تھی‘ اس بنا پر آپ کے والد محترم خلیفہ محمد صدیق کے پاس اسکول کے ایک استاد جو آپ کی ذہانت کو بھانپ چکے تھے‘ خود چل کر تشریف لائے اور بہت اصرار کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے لئے مزید عصری تعلیم کی اجازت مانگی بلکہ یہاں تک کہا کہ میں ان کے تعلیمی اخراجات خود برداشت کروں گا‘ کیونکہ میں اس نوجوان اور ذہین طالب علم میں ایک بہت بڑے آدمی کی جھلک محسوس کر رہا ہوں‘ مگر خلیفہ محمد صدیق نے شکریہ کے ساتھ یہ پیشکش مسترد کردی اور کہا کہ میں اس کو بہت بڑے عالم‘ مفتی‘ محدث‘ مفسر اور مدرس کے طور پر دیکھ رہا ہوں‘ اس لئے اس کو علم دین کی تعلیم دوں گا تاکہ قیامت کے دن یہ میرا سہارا ہو۔ یہ بات سن کر استاد محترم واپس تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ عصری تعلیم کے ساتھ ہی دینی تعلیم کا آغاز بھی کر چکے تھے‘ مڈل کی تعلیم تک آپ اپنے والد خلیفہ محمد صدیق اور ماموں مولوی شیر محمد پنیالوی سے ناظرہ قرآن کریم اور فارسی کی کتابیں مکمل کر چکے تھے‘ مڈل کے بعد حضرت مولانا مفتی محمودؒ دینی تعلیم کے لئے حضرت مولانا سید عبدالعزیز شاہ صاحب کی خدمت میں تشریف لے گئے۔

ختم نبوة

مفتی محمود کے تدریسی مراحل:

مدرسہ شاہی مراد آباد' ہندوستان سے ۱۹۴۱ء میں اعلیٰ نمبروں سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے علاقے میں واپس تشریف لے آئے اور ۱۹۴۱ء میں اپنے اولین استاد حضرت مولانا سید عبدالعزیز شاہ صاحب کے حکم پر مدرسہ معین الاسلام عیسیٰ خیل میانوالی میں چدرہ روپے کی قلیل تنخواہ پر تدریس کا آغاز فرمایا' اس دوران آپ نے حضرت مولانا سید عبدالعزیز شاہ صاحب سے روحانی نسبت جوڑتے ہوئے بیعت فرمائی اور تدریس کے ساتھ سلوک کی منازل بھی طے کرنے لگے۔ چار سال تک آپ تدریس کرتے رہے اور آپ کی تدریس بہت زیادہ مشہور ہوگئی۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا سید عبدالعزیز شاہ صاحب نے ابا خیل میں مدرسہ قائم کیا تو اپنے اس ہونہار شاگرد کو اپنی زیر نگرانی تدریس کے لئے طلب فرمالیا' آپ نہایت محنت کے ساتھ تدریس میں مشغول رہے۔

۱۹۴۷ء میں حضرت مفتی محمودؒ ساٹھ طلباً کے ہمراہ عبدالخیل تشریف لے آئے' مسجد کو آباد کیا اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا' ایک کچا مکان اور ایک حجرہ حضرت مفتی محمودؒ کے حوالہ کردیا گیا' گاؤں والوں نے ہر گھر میں سالن مقرر کرایا' باجرے کی روٹی طلباً خود تیار کرلیتے' صبح سے شام تک تعلیم ہوتی۔ بے شمار نوجوان دینی تعلیم حاصل کرنے لگے' گاؤں والوں نے آپ کو کچا مکان تعمیر کرکے دے دیا' جس میں تین کمرے زنانہ اور دو بیٹھک نما کمرے مردانہ کے تھے۔ حضرت مفتی محمودؒ کے انتقال تک آپ کا یہ مکان اسی طرح کچا تھا اور آج بھی اسی حالت میں باقی ہے۔ گاؤں میں آپ مولوی محمود کے نام سے پہچانے جانے لگے۔

حضرت مفتی محمودؒ کے پاس پڑھنے والے طلباً اعلیٰ تعلیم کے لئے مختلف شہروں کی طرف رخ کرنے لگے' ان میں کچھ طلباً مدرسہ قاسم العلوم ملتان پہنچے اور وہاں انہوں نے اپنی ذہانت اور علمی قابلیت کی وجہ سے اساتذہ کرام کے قلوب میں اپنی جگہ بنالی اور تعارف ہونے پر معلوم ہوا کہ عبدالخیل کے ایک بزرگ مولوی محمود صاحب کے تربیت یافتہ ہیں تو قاسم العلوم کے علمائے کرام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ان جیسی قابل شخصیت کا فیض ہمارے شاگردوں کو حاصل کرنا چاہئے' اس خواہش کی تکمیل کے لئے مدرسہ کے ایک استاد حضرت مفتی محمودؒ کے ایک شاگرد کے ہمراہ عبدالخیل پہنچے اور مدرسہ کی ضرورت اور طلباً کے استفادہ کے حوالہ سے حضرت مفتی محمودؒ کو قاسم العلوم ملتان آنے کی دعوت دی۔ حضرت مفتی محمود گاؤں والوں کی وجہ سے اس سال نہیں گئے۔ دوسرے سال دوبارہ قاسم العلوم ملتان نے اپنی ضرورت کے پیش نظر پھر درخواست کی' اس سال اتفاق سے حضرت مفتی محمودؒ کے بھائی خلیفہ محمد صاحب علمی طور پر تیار ہوچکے تھے اور حضرت مفتی محمودؒ کی جگہ پُر کرسکتے تھے' اس لئے گاؤں والے آپ کو قاسم العلوم ملتان جانے کی اجازت دینے پر تیار ہوگئے۔

حضرت مفتی محمودؒ کے قاسم العلوم ملتان کے قیام کو انقلابی دور سے تعبیر کیا جاسکتا ہے' آپ کے وہاں قیام کا پہلا دور خالص علمی دور تھا جس میں آپ مکمل طور پر ایک مدرس' مفتی' محدث' مصلح امت اور مفکر کی حیثیت سے دنیا کے سامنے متعارف ہوئے۔ ابتدائی کتابوں کے یہ مدرس ایک دو سال میں استاد حدیث کی حیثیت سے جب مسند حدیث پر جلوہ افروز ہوئے تو چار دانگ عالم نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ علامہ شمس الحق افغانیؒ خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اور دیگر علماً کرام آپ کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ آپ کو ہر محفل کی رونق بنانے لگے۔ بڑے بڑے علماً کرام آپ کے دورہ تفسیر میں شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت تصور کرنے لگے' ادھر آپ کی فقاہت اور فہم وتدبر کی وجہ سے قاسم العلوم نے رئیس دارالافتاء کے منصب کو بھی آپ ہی سے زینت بخشنے کا فیصلہ کیا تو آپ کے فتاویٰ نے پورے ملک ہی میں نہیں بلکہ بیرون ملک بھی آپ کی فقاہت کی دھوم مچادی' گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شہرت تمام علمی شعبوں میں پھیلادی تاکہ مستقبل میں جو عظیم کام آپ سے لیا جانا تھا اس کے لئے آپ کی شخصیت کو عمومی قبولیت عطا کردی جائے۔

حضرت مفتی محمودؒ کی زندگی کا دوسرا دور باطل فتنوں اور قوتوں کے مقابلہ کا ہے جس میں آپ نے قادیانیت' انکار حدیث' انکار قرآن' رفض و بدعت اور موجودہ دور کے الحادی فتنوں اور ماڈرن اسلام کے دعویداروں کے خلاف بھرپور انداز میں جہاد کیا' جبکہ آپ کی زندگی کا تیسرا دور سیاسی میدان میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا ہے جس میں پوری دنیا نے آپ کی قیادت کو عمومی طور پر اور

پاکستان کے مسلمانوں نے خصوصی طور پر قبول کیا اور آپ ایک متفقہ قائد کے طور پر دنیا کے سامنے نمودار ہوئے' یہ دور آپ کی شہرت کے نصف النہار کا دور تھا۔

اللہ تعالیٰ جس سے دین کا کوئی خاص کام لینا چاہتے ہیں تو اس کو علم و فہم عطا فرماتے ہیں اور بقول حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کے ایک قاضی اور مفتی کو قوم کا نباض ہونا چاہئے' صرف سطحی علم یا وسعت مطالعہ سے کوئی شخص مفتی نہیں بن سکتا' جس طرح پنساری طبیب نہیں ہوسکتا' حالانکہ دوائیوں کے نام سے وہ زیادہ واقف ہوتا ہے اور اس کے اثرات سے بھی زیادہ واقفیت رکھتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ علوم کے ساتھ ساتھ فقہ و حکمت اور فہم و ذکاوت کے اعتبار سے اس درجہ پر تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ''مفتی'' کے لفظ کو آپ کے نام کا جزو بنا دیا تھا۔ آپ کے فتاوی ہزاروں کی تعداد میں جاری ہوئے۔ کسی ایک فتویٰ پر کوئی شخص انگلی تک نہیں رکھ سکتا۔ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی زبان مبارک سے یہ شیریں الفاظ ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ دسیوں بار سنے بلکہ ہر بار جب حضرت مفتی محمودؒ کی تشریف آوری ہوتی تو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص (یعنی حضرت مفتی محمودؒ) پر خصوصی فضل کا معاملہ فرمایا ہے' ذکاوت اور ذہانت ان پر ختم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فقاہت کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے' دلائل و براہین ان کے سامنے صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں' ان کی وسعت مطالعہ کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ''شامی'' جیسی فقہ کی ضخیم اور مستند کتاب کا دو مرتبہ مکمل مطالعہ کیا اور تمام جزئیات ان کے ذہن میں محفوظ ہیں۔

شیخ عبدالمحسن عباد جو سعودی عرب کے ایک ممتاز عالم اور مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے' جب حضرت مفتی محمودؒ مدینہ یونیورسٹی کے دورے پر تشریف لے گئے تو دوران گفتگو شیخ عبدالمحسن عباد نے حضرت مفتی محمودؒ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: ''واللہ انا اشکرہ وکل مسلم یشکرہ'' (خدا کی قسم میں مفتی صاحب کا شکر گزار ہوں اور ہر مسلمان کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے)۔

حضرت مفتی محمودؒ جب امام مسجد نبوی شیخ عبدالعزیز صالح سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت مفتی محمودؒ نے اٹھنے کی اجازت چاہی تو امام صاحب نے فرمایا: ''و اللہ ھذا المجلس لایمل'' (خدا کی قسم اس مجلس سے دل نہیں بھرتا' تشنگی باقی رہتی ہے)۔

عمر محمد فلاطہ مدینہ یونیورسٹی کے سیکریٹری جنرل تھے' انہوں نے آپ سے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ میں آپ کو دیکھ کر اس لئے خوش ہو رہا ہوں کہ آپ ایک بلند مقام پر فائز ہیں اور آپ نے دین و سیاست کو اکٹھا کر کے دکھایا ہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے سرپرست مولانا قاری محمد اجمل خانؒ حضرت مفتی محمودؒ کی فقاہت اور عالمانہ انداز کو یوں بیان کرتے ہیں:

''مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ عہد حاضر کے ان علماء اور محققین کے سرخیل تھے جن کے علمی اور سیاسی وجود پر نہ صرف برصغیر' بلکہ تمام عالم اسلام فخر کرسکتا ہے۔ وہ ایک ہمہ صفات انسان اور عجیب و غریب خوبیوں کے مالک تھے۔ قدرت نے انہیں اتنی اعلیٰ اور منفرد خصوصیات سے نوازا تھا کہ علم و دانش کے اس بحر بے کراں کا علمی استحضار بڑے بڑے علماء کے لئے قابل رشک تھا۔ ان کی فاضلانہ بصیرت مسلم تھی' وہ بیک وقت مفسر قرآن' محدث زمان' فقیہ دوراں اور عربی کے قادر الکلام مقرر تھے۔ انہوں نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں منصب افتاء پر فائز ہوکر تقریباً بائیس ہزار فتوے صادر کئے اور کسی ایک فتوے پر بھی کوئی عالم یا مفتی انگشت نمائی نہ کرسکا' ترمذی شریف کی عربی شرح ان کا علمی شاہکار ہے۔ مفتی صاحب عالم اسلام کے چند بڑے علماء میں سے ایک تھے۔''

تحریک ختم نبوت میں حضرت مفتی محمودؒ کا تاریخی کردار:

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء وہ تحریک ہے جس نے حضرت مفتی محمودؒ کی شہرت کو چار دانگ عالم تک پہنچا دیا۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر ربوہ (حال چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر کی قیادت میں ہزاروں قادیانی غنڈوں نے دھاوا بول دیا اور ان طلباء کو مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف ایک احتجاجی مہم شروع کی' محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے جبکہ جمعیت علمائے اسلام کی قیادت و سیادت حضرت مفتی محمودؒ فرما رہے تھے اور حسن

اتفاق کہ قومی اسمبلی میں اس وقت جمعیت علمائے اسلام کے اراکین کی بھی کچھ تعداد موجود تھی جس کی قیادت حضرت مفتی محمودؒ کے پاس تھی۔ علامہ شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد اور نوابزادہ نصراللہ خان بھی اس وقت اسمبلی کے ممبر تھے۔ حضرت مفتی محمودؒ نے اس تحریک کو صرف ایک مذہبی تحریک کے بجائے موجودہ دور کے مطابق سیاسی اور مذہبی بنادیا اور تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کر کے اس کی امارت پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو فائز کر دیا اور پورے ملک میں تحریک کا آغاز کر دیا گیا۔

حضرت مفتی محمودؒ نے حزب اختلاف کے تمام اراکین کو جمع کر کے علامہ شاہ احمد نورانی کی وساطت سے قادیانیوں کے حوالے سے ایک قرارداد بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کر دی۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے بہت کوشش کی کہ تحریک کو طاقت کے ذریعہ کچل دیا جائے' مگر حضرت مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی اور اسمبلی کے باہران کا ناطقہ بند کر دیا۔ ۱۴/ جون ۱۹۷۴ء کو ہونے والی ملک گیر ہڑتال نے بھٹو حکومت کو ہلا کر رکھ دیا' جس پر مجبور ہو کر ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اب قومی اسمبلی صرف اس مسئلہ پر غور کرے گی۔

حضرت مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں ملت اسلامیہ کا موقف بھرپور انداز میں پیش کیا۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے اسمبلی میں بحث شروع ہوئی' قومی اسمبلی نے قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر اور لاہوری گروہ کے سربراہ مرزا صدرالدین کو اپنا موقف بیان کرنے کے لئے طلب کیا۔ مرزا ناصر نے جو بیان دیا اس پر حضرت مفتی محمودؒ نے بہترین جرح کی اور مرزا ناصر نے خود اپنی زبان سے یہ اقرار کیا کہ وہ اراکین قومی اسمبلی سمیت دنیا بھر کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو کافر گردانتا ہے۔

حضرت مفتی محمودؒ کی انتھک محنت اور علمائے کرام اور جاں نثاران ختم نبوت کی بھرپور جدوجہد کے آگے گھٹنے ٹیک کر ذوالفقار علی بھٹو نے ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کا ایک خصوصی اجلاس طلب کیا اور اس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان کیا۔ اس طرح ۹۰ سال کی جدوجہد کے آخری مراحل میں حضرت مفتی محمودؒ کی بھرپور کوششوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہوئی۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حضرت مفتی محمودؒ کی دینی خدمات کو اس انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

''چودھویں صدی کے اس سلسلۃ الذھب کی آخری کڑی مولانا مفتی محمود صاحب (نوراللہ مرقدہٗ) کی ذات والا صفات تھی۔

حق تعالیٰ شانہ کے لطف و کرم اور اس کی قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو کہ تھانہ بھون کے ایک شیخ زادے کو اٹھاتے ہیں اور اسے عرب وعجم کا شیخ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ بنادیتے ہیں' گنگوہ کے ایک انصاری خاندان کے ایک فرد پر نظر عنایت ہوتی ہے' اسے قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز کر کے امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ بنادیا جاتا ہے' کشمیر کی سنگلاخ سرزمین سے ایک گمنام خاندان کے ایک فرد کو لایا جاتا ہے اور علوم نبوت کا پورا کتب خانہ اس کے سینے میں انڈیل کر اسے امام العصر محمد انور شاہ کشمیریؒ بنادیا جاتا ہے' گوجرانوالہ کے ایک گاؤں سے ایک نو مسلم کو لاتے ہیں اور اسے ولایت کبریٰ اور مقام صدیقیت پر فائز کر کے شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ بنادیتے ہیں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک غیر معروف قصبہ سے ایک فرد کو کھینچتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے عالم' حافظ' قاری' فقیہ' مفتی' محدث' متکلم اور پھر وزیر اعلیٰ سے لے کر قائد حزب اختلاف تک بنادیتے ہیں۔ اس صدی (اور گزشتہ صدیوں) کے اکابر کے ابتدائی حالات کا مشاہدہ کیجئے تو بظاہر اسباب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نونہال کا سایہ ایک عالم پر محیط ہوگا۔ اس سے واضح ہوا کہ مشیت الٰہی حفظ دین اور پاسبانی ملت کا انتظام ظاہری اسباب سے بالاتر کرتی ہے اور لطف الٰہی خود ایسے افراد کا انتخاب کرتی ہے جن سے دین قیم کی خدمت کا کام لیا جائے۔

یوں تو موت سنت بنی آدم ہے اوراس سے کسی کو مفر نہیں۔ یہاں جو بھی

آیا جانے ہی کے لئے آیا' لیکن بعض حضرات کی زندگی کی طرح ان کی موت بھی لائق رشک ہوتی ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی موت کئی لحاظ سے حسن خاتمہ کی علامت ہے' ایک تو وہ سفر میں تھے اور سفر میں مومن کی موت معنوی شہادت ہے' پھر یہ سفر بھی سفرحج تھا' گویا یہ موت فی سبیل اللہ تھی' پھر ایک دینی وشرعی مسئلہ کی وضاحت وتشریح کرتے ہوئے وہ دنیا سے رخصت ہوئے' دینی مسائل کا مذاکرہ ذکر الٰہی کی ایک فرد ہے' پس ان کا خاتمہ ذکر الٰہی پر ہوا اور مفتی کی حیثیت سے جو خدمت حق تعالیٰ نے ان کو تفویض فرمائی' آخری لمحہ تک اس میں مشغول رہے' پھر ان کے طائر روح نے جس سرعت سے پرواز کی وہ بجائے خود حیرت انگیز ہے۔ راقم الحروف کا احساس یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب جب فقرہ پورا کرکے خاموش ہوئے تو اسی لمحہ بیٹھے بیٹھے ان کی روح پرواز کرگئی۔

اتنی آسانی سے روح کا قبض ہوجانا اس ناکارہ کے لئے بالکل ہی نیا مشاہدہ تھا کہ نہ موت سے پہلے کسی تکلیف کی شکایت' نہ کسی درد وکرب کا اظہار' شیخ عطارؒ کے درویش کا واقعہ کتابوں میں پڑھا سنا تھا کہ ان کی دہلیز پر سر رکھ کر لیٹ گئے اور کہا کہ ہماری روح تو یوں قبض ہوجائے گی' مگر اس کا چشم دید مشاہدہ حضرت مفتی صاحبؒ کے وصال سے ہوا کہ مرنے والے یوں بھی مر کر دکھایا کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ۹۵ھ میں حجاج کے دست جفا سے شہید ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں ان کے بارے میں حضرت میمون بن مہرانؒ کا قول نقل کیا ہے کہ:

''سعید بن جبیرؒ کا انتقال اس وقت ہوا جب کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔''

نیز امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ:

''سعید بن جبیرؒ اس وقت شہید ہوئے جب کہ روئے زمین کا کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔''

پاکستان کی حد تک یہ فقرہ حضرت مفتی صاحبؒ پر حرف بحرف صادق آتا ہے' وہ دنیا سے اس وقت رخصت ہوئے جب اہل علم ان کے علم وتفقہ کے محتاج تھے' اہل دانش کو ان کے فہم وتدبر کی احتیاج تھی اور اہل سیاست ان کی قیادت وزعامت کے حاجت مند تھے۔ اس لئے ان کی وفات بیک وقت علم و دانش' فقہ وحدیث' سیاست وقیادت' حلم وتدبر' شجاعت وبسالت اور شہامت و زعامت کا ماتم ہے۔ ان کی تنہا ذات سے دین اور خیر کے اتنے شعبے چل رہے تھے کہ ایک جماعت بھی ان کے خلا کو پر کرنے سے قاصر رہے گی۔

فکر وعزیمت کی بلندی حق تعالیٰ شانہ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن جو حضرات اس نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں قوت برداشت اور صبر وتحمل کے باوجود یہ ان کے لئے امتحان وآزمائش اور عظیم ترین مجاہدہ بن جاتی ہے۔ ابنائے زمانہ ان کی اس بلندی کا ساتھ دینے سے قاصر رہتے ہیں اور ان حضرات کے لئے ابنائے زمانہ کی پست سطح پر اترنا ممکن نہیں رہتا۔ یہی کشاکشی ان کے لئے صبر آزما مجاہدہ ثابت ہوتی ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی روح ایک عرصہ سے اس کشاکشی کو برداشت کررہی تھی۔ وہ اس ملک میں اسلام کو غالب دیکھنا چاہتے تھے اور اس کے لئے انہوں نے اپنی صحت و طاقت کی ساری پونجی داؤ پر لگادی تھی لیکن دور جدید کی ''پست منافقت اور ''یقولون مالا یفعلون'' کی پالیسی ان کی عزیمت کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ ایک عرصہ سے اہل زمانہ کی یہ ''جفائے وفا نما'' ان کے جسم کو گھائل اور ان کی روح کو بے چین کئے ہوئے تھی۔ وہ محسوس کررہے تھے کہ اگر یہ روش جاری رہتی ہے تو یہ ملک اسلام کی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجائے گا۔ یہی سوز باطن ان کے لئے بالآخر جان لیوا ثابت ہوا۔''

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

پہلی قسط

قادیانی جماعت کے نام کھلا خط

فاضل مولف کی کوششوں سے گزشتہ دنوں ایک قادیانی نے اسلام قبول کرلیا۔ اس سے قبل فاضل مولف کی اس سے خاصی گفتگو ہوتی رہی ہے جس کے بعد فاضل مولف نے یہ مضمون مرتب کیا جو نظر قارئین کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا آدم علیہ السلام سے احکام خداوندی کا جو سلسلہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے شروع ہوا تھا‘ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر وہ کامل و اکمل ہوا اس لئے تاجدار مدینہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی یا رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی‘ اس کی تصدیق قرآن کریم کے اس فرمان سے ہوجاتی ہے:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: "نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

اب اگر کوئی شخص نبوت و رسالت‘ معصومیت‘ نزول وحی‘ من گھڑت اصطلاحوں‘ ظلی و بروزی یا کسی بھی پیغمبری شان اور منصب کا مدعی ہوتا ہے تو وہ کذاب اور دجال ہے‘ اور ملت اسلامیہ میں ایسے شخص یا اس کے پیروکاروں کے وجود کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو اسود عنسی (جھوٹے مدعی نبوت) کے قتل پر مامور کرنا‘ اور حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے اسود عنسی کو قتل کرنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تاریخی ارشاد مبارک "فاز فیروز" فرمانا اس بات کی واضح دلیل ہے۔ اسی طرح مسیلمہ کذاب کے خلاف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اس حقیقت کی واضح دلیل ہے‘ اور کذاب یمامہ سے لے کر کذاب قادیان تک نبوت کے بائیس جھوٹے دعویداروں کے خلاف ملت اسلامیہ کے عوام و خواص کا طرز عمل بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا‘ تو اسے ملت اسلامیہ کے وجود سے ایسے کاٹا جائے گا جیسے کہ کسی بدن انسانی سے ناسور کو کاٹا جاتا ہے۔

مولانا مفتی محمد امتیاز

اس مختصر تمہید کے بعد دنیا بھر کے قادیانیوں بقول ان کے اس وقت کے قائد مرزا طاہر‘ کو دعوت اسلام دی جاتی ہے۔ خدارا نصوص قطعیہ بدیہیہ اور اجماع امت کا انکار کر کے ابدی جہنم کے مستحق نہ بنیں۔ لیکن اگر آپ حضرات مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت پر بضد ہیں تو ذیل میں چند سوالات کئے جاتے ہیں۔ پوری ملت مرزائیہ بمعہ ان کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر‘ کو چیلنج ہے کہ ہمارے سوالات کا جواب دے کر فی سوال مبلغ دس ہزار روپے وصول کرلیں لیکن:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

سوالات سے قبل بطور تمہید کے دو امور پیش کرتا ہوں:

(۱) مسلمانوں اور قادیانیوں میں اصل اختلاف کی تعیین۔

(۲) مرزا قادیانی کے خود قائم کردہ پرکھنے اور جانچنے کے اصول وضوابط۔

☆...... **اصل اختلاف:** مسلمانوں اور قادیانیوں میں اصل اختلاف مرزا صاحب کی ذات پر ہے‘ قادیانی فرقہ کی نظر میں مرزا صاحب بہت بڑے پارسا‘ عالم‘ مجدد‘ مجتہد‘ مہدی‘ مسیح موعود اور نبی ہیں‘ ان کی نبوت پر ایمان لانا ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتے وہ دائرہ اسلام سے خارج‘ کافر اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يعقلون۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸)

دیکھئے! مرزا صاحب کس صراحت سے فرمارہے ہیں کہ میری دعوت کو صرف اور صرف کنجریوں کی اولاد ٹھکراتی ہے' باقی تمام مسلمان قبول کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد صاحب بی اے لکھتے ہیں:

''پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو نہیں مانتا یا عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانتا ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا جی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ نمبر ۳، ۴ ص ۱۱۰)

آگے مزید لکھتے ہیں:

''اور مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) نے بھی اپنی کتابوں میں اپنے دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے' جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (دیکھو بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ:

''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا' اور جس حالت میں خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کرسکتا ہوں' میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔''

(دیکھو خط حضرت مسیح موعود بطرف ایڈیٹر اخبار عام لاہور) یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپ کے یوم وصال ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔'' (حوالہ بالا)

امت مسلمہ کا نظریہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ تو نبی تھا' نہ مسیح' نہ مہدی' نہ مجتہد اور نہ عالم و پارسا بلکہ وہ اپنی تحریرات کے مطابق بھی کافر' مرتد اور زندیق تھا' اس کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔

اس نظریہ کی ایک دلیل مرزا صاحب کے وہ فتاویٰ ہیں جو وہ جھوٹ بولنے سے متعلق دے چکے ہیں اور پھر وہ خود جھوٹ بول کر اپنے ہی فتوؤں کی زد میں آگئے۔

جھوٹ سے متعلق مرزا قادیانی کے فتوے:

(۱) ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (روحانی خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)

(۲) ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔'' (روحانی خزائن ص ۴۵۹ ج ۲۲)

(۳) ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔'' (روحانی خزائن ص ۳۴۳ ج ۱۱)

(۴) ''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا' یہ کتوں کا طریق ہے' نہ کہ انسان کا۔'' (خزائن ص ۴۳/ ج ۱۱)

(۵) ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ پر ہوئی ہے' ایسا بدذات انسان تو کتوں اور خنزیروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔''

(روحانی خزائن ص ۲۹۲ ج ۲۱)

(۶) ''کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں' وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ص ۳۸۶ ج ۲)

کذبات مرزا:

درج بالا قادیانی فتوؤں کی روشنی میں مرزا قادیانی تحریرات ملاحظہ فرمائیں:

جھوٹ: ۱: مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(روحانی خزائن ص ۱۷۳ ج ۱۷)

قارئین کرام! یہ مرزا صاحب کا تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے' کسی ولی' جس کی ولایت فریقین تسلیم کرتے ہوں' نے اس بات کی تصریح نہیں کی کہ مہدی اور مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا' ورنہ ان اولیاء کرام کے نام اور ان کی اصل تحریرات قادیانی ہمیں بتائیں' جنہوں نے بذریعہ کشف مہر لگائی ہو۔

قارئین کرام! اولیاء جمع کثرت ہے جو دس اور اس سے زائد پر دلالت کرتی ہے' اس لئے کم از کم دس اولیاء کرام کے نام پیش کرنا مرزائی ٹولہ کے ذمہ ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ مرزا کا سفید جھوٹ ہے اور قادیانی قیامت تک دس اولیاء کرام سے اس دعویٰ کو ثابت نہیں کرسکتے:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جھوٹ:۲: مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔"

(روحانی خزائن ص ۴۴۲ ج ۱۷)

قارئین کرام! یہ بالکل صاف جھوٹ ہے' کسی ایک پیغمبر سے یہ خواہش کرنا ثابت نہیں ہے: "ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔"

جھوٹ:۳: مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کی طرح ظاہر علم کسی استاد سے نہیں پڑھا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہم السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ایک یہودی استاد سے تمام توراۃ پڑھی تھی۔"

(روحانی خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

یہ مرزا جی کا صریح جھوٹ ہے' حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نے کون سے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی؟ یہ انبیاء علیہم السلام پر صریح الزام ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ مطالبہ ہے کہ اگر مرزا جی کے اس جھوٹ میں شک ہے تو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرو کہ یہ دونوں حضرات علیہما السلام مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے تھے؟ اور فلاں یہودی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام توراۃ پڑھی؟ لیکن آج تک اس نااہل ذریت نے اپنے آقا کے اس جھوٹ کو سچ ثابت نہ کیا اور نہ قیامت تک کر سکیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جھوٹ:۴: مرزا جی لکھتے ہیں:

"احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ (مسیح موعود) صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔"

(روحانی خزائن ص ۳۵۹ ج ۲۱)

قارئین کرام! احادیث بمع کثرت ہے' اس لئے کم از کم ایسی دس احادیث صحیحہ مرزا کے اس قول کو سچ ثابت کرنے کے لئے ضروری ہیں جن میں قرن رابع عشر یعنی مسیح موعود کے صدی کے سر پر آنے اور چودھویں صدی کے مجدد ہونے کے الفاظ موجود ہوں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائی امت نہ اب تک ایسی کوئی ایک حدیث بھی پیش کر سکی ہے اور نہ قیامت تک پیش کر سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جھوٹ:۵: مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: مکہ مدینہ اور قادیان۔"

(روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

قارئین کرام! قرآن مجید میں مکہ مدینہ کا نام تو ہمیں معلوم ہے لیکن "قادیان" کا لفظ آج تک ہم نے قرآن کریم میں نہیں دیکھا' کیا یہ مرزا کا خالص جھوٹ اور افتراء نہیں جو وہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ کتاب پر کر رہا ہے۔

مرزا صاحب کے یہ چند جھوٹ ہم نے بطور نمونہ کے پیش کئے ہیں ورنہ مرزا قادیانی کے جھوٹ اتنے زیادہ ہیں کہ ان سب کو جمع کرنا کارے دارد۔ الحاصل مرزا کے فتووں اور مرزا کے جھوٹ دونوں کو ملا کر امت مسلمہ کا یہ نظریہ درست ثابت ہو گیا کہ مرزا خود اپنی کتابوں اور تحریروں کی رو سے بھی "کافر مرتد' جہنمی' کنجر' ولد الزنا' حرامی' کتا' بندر' خنزیر اور گوہ کھانے والا" خبیث ترین شخص تھا۔

ایسے خبیث اور دجال کے پیروکاروں کا حکم کیا ہونا چاہئے؟ ہم اس کا فیصلہ خود قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں۔

پرکھنے اور جانچنے کے اصول وضوابط:

مرزا جی نے خود کچھ اصول تحریر فرمائے ہیں' جن سے مدعی کے صدق و کذب کو پرکھا جا سکتا ہے کہ یہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا؟ ہم قارئین کی خدمت میں ان اصولوں کو باحوالہ ذکر کرتے ہیں' اکثر سوالات ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کئے جائیں گے اور مرزائی امت سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اپنے نبی اور مسیح کو ان کے اپنے قائم کردہ اصول کے مطابق نبوت اور مسیحیت وغیرہ دعاوی میں سچا ثابت کرو۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا اپنے تحریر کردہ اصول و ضوابط کی رو سے بھی دعوائے نبوت' مسیحیت' مہدویت وغیرہ میں جھوٹا ہے۔

ضابطہ:۱: مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

اس ضابطہ کا حاصل یہ ہے کہ جس کا جھوٹ ثابت ہو جائے وہ نبی اور مسیح نہیں ہو سکتا' اگر وہ ان مناصب کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے ان دعووں کا کوئی اعتبار نہیں۔

(باقی آئندہ)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر پورے ملک میں توہین رسالت کے واقعات کے خلاف بھرپور یوم احتجاج منایا گیا

امریکا توہین رسالت کے بڑھتے ہوئے واقعات کے خلاف قانون سازی کرے

صدر بش جیری فال ویل کے خلاف امریکی قوانین کے تحت کارروائی کریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کے قائدین‘ دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور علمائے کرام کا مطالبہ

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) متحدہ مجلس عمل کے قائدین علامہ شاہ احمد نورانی‘ قاضی حسین احمد‘ مولانا فضل الرحمٰن‘ مولانا سمیع الحق‘ علامہ ساجد نقوی‘ سید منور حسن کی اپیل پر جمعہ کو پورے ملک میں امریکا میں توہین رسالت پر مبنی فلم اور عیسائی رہنما جیری فال ویل کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرزہ سرائی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ علماً کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین نے نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے امریکا میں توہین رسالت کے واقعہ کے ارتکاب کی مذمت کرتے ہوئے امریکی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ جیری فال ویل نامی امریکی عیسائی رہنما اور اس امریکی فلم ساز ادارے کے خلاف کارروائی کرے‘ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کے بارے میں نازیبا فلم بنائی۔ امریکی حکومت اپنے ملک میں توہین رسالت کے بڑھتے ہوئے واقعات کے خلاف قانون سازی کرے۔ مقررین نے کہا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے ایمانی جذبات کے لئے یہ واقعہ ٹیسٹ کیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر آج مسلمانوں نے ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کرلیا‘ تو آئندہ کسی کو جرأت نہیں ہوسکے گی کہ وہ توہین رسالت کا ارتکاب کرے۔ مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگا کر پیغمبر اسلام کی توہین کرنا ایک عالمی سازش کے تحت ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی رہنما جیری فال ویل صدر بش کے قریب ترین سیاسی حلیف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدر بش نے ان کی اس ناپاک جسارت پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ انہوں نے صدر بش سے مطالبہ کیا کہ وہ پوری امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنے کے جرم میں جیری فال ویل کے خلاف امریکی قوانین کے تحت کارروائی کریں۔ اس موقع پر مختلف اجتماعات سے متحدہ مجلس عمل کے قائدین کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد‘ نائب امیر سید نفیس شاہ الحسینی‘ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر‘ جامعہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ جامعہ امینہ للبنات کے شیخ الحدیث مولانا سعید احمد جلال پوری‘ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا عبدالصمد ہالیجوی‘ مولانا محمد مراد ہالیجوی‘ ڈاکٹر خالد محمود سومرو‘ مولانا عبدالکریم عابد‘ قاری محمد عثمان‘ مولانا سید حماد اللہ شاہ‘ سواد اعظم اہل سنت کے مولانا قاری فیض اللہ چترالی‘ جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے مہتمم مولانا قاری سعید الرحمٰن‘ نائب مہتمم قاری عتیق الرحمٰن‘ مولانا محمد شریف ہزاروی‘ لاہور کے

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا شبیر احمد' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' پشاور کے مولانا نورالحق نور' مفتی شہاب الدین پوپلزئی' کوئٹہ کے مولانا انوارالحق حقانی' حاجی سید شاہ محمد آغا' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا قاری عبداللہ منیر' ملتان کے مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش' سرگودھا کے مولانا محمد اکرم طوفانی' حیدرآباد کے مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا رب نواز' قاری کامران احمد' قاری عبدالرشید' ٹنڈو آدم کے مولانا احمد میاں حمادی' مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا محمد راشد مدنی' لدھیانوی ٹرسٹ انٹرنیشنل کے مولانا محمد طیب لدھیانوی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

جیری فال ویل کا نقطہ نظر امریکی عیسائیت کی نمائندگی نہیں کرتا: عیسائی رہنما

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) امریکا کے یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ کے ''جنرل بورڈ فار چرچ اینڈ سوسائٹی'' کے جنرل سیکریٹری جم ونکلر (Jim Winkler) نے امریکا کے عیسائی رہنما جیری فال ویل کے سی بی ایس ٹی وی کو دیے گئے توہین رسالت پر مبنی انٹرویو پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جیری فال ویل کا یہ نقطہ نظر امریکی عیسائیت کی نمائندگی نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ ''صدر بش اکثر امریکی عوام کو یاددہانی کراتے رہتے ہیں کہ چند شدت پسند اسلامی لیڈروں کے عدم رواداری پر مشتمل الفاظ اسلام کی نمائندگی نہیں کرتے'' میں یہاں امریکی عوام سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیری فال ویل اور دیگر کا گزشتہ اتوار کو ''سکسٹی منٹس'' (پروگرام) میں تبصرہ امریکی عیسائیت کی نمائندگی نہیں کرتا۔'' ان خیالات کا اظہار جم ونکلر نے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک چرچوں کے ایک قومی اتحاد ''چرچز فار مڈل ایسٹ پیس'' (Churches for Middle East Peace) سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

توہین رسالت دنیا کا سب سے گھناؤنا اور سنگین جرم ہے

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) بش انتظامیہ امریکا میں توہین رسالت کے جرم کے خلاف قانون سازی کرے۔ ہر مذہب اور اس کے پیشوا کے خلاف زبان درازی اور ہذیان گوئی جرم قرار دی جائے۔ امریکا سمیت دنیا کے تمام ممالک میں تمام مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کے انسداد کے لئے قانون نافذ کیا جائے۔ ناموس رسالت کے قانون کا نفاذ پوری دنیا کے ممالک میں کیا جائے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ وہنی دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے آئندہ اس جرم کے سدباب کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ امریکی حکومت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر مبنی فلم کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کرے اور اس فلم کی تمام ریلیں اور پرنٹ ضائع کروائے۔ ان خیالات کا اظہار ملک کے ممتاز علمائے کرام' دینی جماعتوں کے قائدین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد' سید نفیس شاہ' سید نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' قاری سعید الرحمٰن' مولانا محمد شریف ہزاروی کیا۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت اتنا سنگین جرم ہے کہ کوئی انسان اسے معاف کرنے پر قادر نہیں کیونکہ اس میں براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اور سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور شخص اس جرم کو معاف نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ توہین رسالت کے جرم کو دنیا کا سب سے گھناؤنا اور سنگین جرم حتیٰ کہ قتل سے بھی زیادہ سنگین جرم سمجھا جاتا ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS
ASJ
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP: 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR, MITHADER, KARACHI. PHONE:745543

یروشلم کے یہودی میئر نے امریکی شاتم رسول کو ایک تنظیم کا عہدیدار نامزد کردیا

بیت المقدس (نمائندہ خصوصی) یروشلم کے میئر ایہود اولمرٹ (Ehud Olmert) نے بدنام زمانہ شاتم رسول امریکی عیسائی رہنما اور ٹی وی مبلغ پیٹ رابرٹسن کو اسرائیل کی حامی تنظیم ''نیو یروشلم فنڈ'' کے لئے فنڈ جمع کرنے والی عیسائیوں کی ایک تنظیم کا عہدیدار نامزد کیا ہے۔ پیٹ رابرٹسن نے گزشتہ دنوں فاکس نیوز کے ایک ٹی وی پروگرام میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ''مکمل جنونی، رہزن اور قاتل'' قرار دیا تھا جس کے خلاف امریکا سمیت دنیا بھر میں شدید ردعمل سامنے آیا تھا۔ پیٹ رابرٹسن کے ان ریمارکس کے بعد بش انتظامیہ کو رابرٹسن کی تنظیم کو سماجی بہبود کے لئے مذہبی بنیادوں پر دی جانے والی سب سے پہلی امداد دینے کے اپنے فیصلہ کے خلاف چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستان میں قادیانی اقلیت کے خلاف تشدد کے واقعات رونما ہوتے ہیں:

امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی سالانہ رپورٹ میں انکشاف

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی مذہبی آزادی کے حوالے سے حالیہ رپورٹ کی جو مزید تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں ان کے مطابق رپورٹ میں پاکستان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ پاکستان میں قادیانی اقلیت کے خلاف تشدد کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ یہ رپورٹ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی چوتھی سالانہ رپورٹ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ طالبان کے افغانستان سے اخراج کے بعد سے قادیانیوں کے خلاف یہ پرتشدد واقعات جاری ہیں۔ رپورٹ میں اس حوالے سے حکومت پاکستان پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ وہ مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ میں ناکام ہوچکی ہے۔ رپورٹ میں اس ناکامی کی وجہ عوامی پالیسی اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے خلاف مصروف عمل سماجی قوتوں کے خلاف کارروائی پر عدم آمادگی کو قرار دیا گیا ہے۔ جن دیگر ممالک کا مذہبی آزادی کے حوالے سے اس رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے ان میں ایران، عراق، سعودی عرب، چین، کیوبا، لاؤس، ویتنام، شمالی کوریا، سوڈان، بھارت، ترکمانستان، ازبکستان، بنگلہ دیش، بیلاروس، مصر، جیورجیا، گوئٹے مالا، انڈونیشیا، نائیجیریا، میانمار، برونائی، اریٹیریا، اردن، ملائیشیا، روس، ترکی، اسرائیل وغیرہ شامل ہیں۔ رپورٹ میں ان تمام ممالک کو مذہبی آزادی کے حوالے سے پانچ درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اردن کے عیسائیوں کی جانب سے جیری فال کے توہین آمیز تبصروں کی مذمت

سیاسی اغراض سے بائبل کو صیہونی بنانے کو سختی سے مسترد کرتے ہیں: عیسائی رہنما

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) امریکی دارالحکومت واشنگٹن سے شائع ہونے والے اخبار واشنگٹن ٹائمز نے کے مطابق اردن کی عیسائی کمیونٹی نے عیسائی رہنما جیری فال ویل کی جانب سے امریکی ٹی وی سی بی ایس کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ''دہشت گرد'' اور اسلام کو دہشت گردی کی حمایت کرنے والا مذہب قرار دینے کے واقعہ پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ مملکت کے عیسائیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے رہنما کمال منصور نے امریکی عیسائی رہنما جیری فال کے مذکورہ تبصرہ کی مذمت کی اور کہا کہ مملکت کی عیسائی آبادی لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور اس کے عوض سیاسی اغراض سے بائبل کو صیہونی بنانے (Zionation) کو سختی سے مسترد کرتی ہے۔ مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز (Middle East Council of Churches) کے ایک سینئر ممبر

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
PHONE 745080

برنارڈ سابیلا (Bernard Sabella) نے ایک کھلا خط شائع کیا ہے جس میں جیری فال ویل کو دنیا کو درپیش مسائل کا ایک حصہ قرار دیا۔ اردن کی عیسائی کمیونٹی کی ملک میں کل آبادی ڈھائی سے ساڑھے تین لاکھ کے لگ بھگ ہے جو مملکت کی پچاس لاکھ کی کل آبادی کا پانچ سے سات فیصد ہے۔

امریکن فیملی ایسوسی ایشن نے امریکی یونیورسٹی کو ”ہفتہ اسلامی آگہی“ منانے سے روکنے کے لئے نئی درخواست دائر کردی

نارتھ کیرولائنا' امریکا (نمائندہ خصوصی) امریکن فیملی ایسوسی ایشن نامی تنظیم کے مرکز برائے قانون و پالیسی نے یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا کو ۱۱ سے ۱۵ نومبر کے دوران ”ہفتہ اسلامی آگہی“ منانے سے روکنے کے لئے ایک نئی تبدیل شدہ درخواست دائر کی ہے تاکہ یونیورسٹی کو اسلام پر سیمیناروں اور گول میز تبادلہ خیال سے روکا جاسکے۔ عیسائیوں کی اس تنظیم کے وکیل نے کہا ہے کہ ان کی سابقہ درخواست کے بعد اب تک مزید بہت کچھ ہو چکا ہے۔ اس تنظیم نے اس حوالے سے اپنی پہلی درخواست اس وقت دائر کی تھی جب یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا کے چیپل ہل کیمپس نے یونیورسٹی میں داخل ہونے والے 4200 نئے طلباً سے یہ کہا تھا کہ وہ مائیکل سیلز کی کتاب ”اپروچنگ دی قرآن: دی ارلی ریویلیشنز“ (Approaching the Quran: The Early Revelations) کا مطالعہ کریں اور اس پر تبادلہ خیال کے لئے تیار رہیں۔ عدالت نے ۱۹/ اگست کو تنظیم کے خلاف یونیورسٹی کے حق میں اس وقت فیصلہ دیا تھا جب اس سیشن کے آغاز میں صرف چند گھنٹے باقی تھے۔ یہ سیشن معمول کے مطابق منعقد ہوا۔ عیسائی تنظیم کی نئی دائر کردہ درخواست پر وفاقی ضلعی عدالت فیصلہ صادر کرے گی۔

توہین رسالت کے مرتکبین کے خلاف امت مسلمہ کو سخت لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا

لاہور (نمائندہ خصوصی) توہین رسالت کے مرتکبین کے خلاف امت مسلمہ کو سخت لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا۔ مغربی دنیا اور دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اسلام کو مٹانے پر کمربستہ ہوچکی ہیں اور توہین رسالت کے ذریعہ وہ عظمت رسول کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں' اس لئے امت مسلمہ کو مغربی دنیا اور کفریہ طاقتوں کے اس طرز عمل کے خلاف سخت لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے تاکہ توہین رسالت کے واقعات کا سدباب کیا جاسکے۔ امت مسلمہ کمزور اور عذر خواہانہ پالیسی چھوڑ کر جارحانہ پالیسی کے ذریعہ اسلام کی عظمت کو بحال کرسکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار خانقاہ سراجیہ لاہور میں شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے زیر سرپرستی منعقد ہونے والی ”رحمۃ للعالمین ہال“ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد جمیل خان' حافظ ریاض احمد درانی' صاحبزادہ خلیل احمد' مولانا نذر الرحمٰن' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا سیف الدین سیف' قاری نذیر احمد' صاحبزادہ رشید احمد نے کیا۔

انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ نے دینی مدارس' خانقاہوں' دعوت و تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا ہے' اس کی وجہ سے مسلمانوں میں اسلامی تشخص کے احیاً اور دین کی بیداری شروع ہوئی' جس کی وجہ سے قادیانی' عیسائی' یہودی' ہندو اور دیگر کفریہ طاقتیں اسلام کو ختم کرنے کے لئے اکٹھا ہوگئی ہیں' مسلم حکمران کی خوشامدانہ اور اپنے اقتدار کو تحفظ دینے کی پالیسی کی وجہ سے کفریہ طاقتوں کا حوصلہ بڑھا ہے اور اب وہ کھلے عام توہین رسالت کے پروگرام پیش کررہے ہیں' اس لئے مسلمانوں کو ان واقعات پر اپنا شدید ردعمل ظاہر کرنا ہوگا تاکہ آئندہ کافروں کو ایسے واقعات کے اعادہ کی جرأت نہ ہوسکے۔ مسلمان کسی صورت میں توہین رسالت جیسے واقعات کو برداشت نہیں کرسکتے۔ برطانیہ اور امریکہ میں اپنی ملکہ اور صدر کے خلاف کوئی بات کرنا جرم ہے' مگر انبیاً کرام کے خلاف بات کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے بجائے وہ ان کو تحفظ دیتے ہیں۔ اگر قوانین کے ذریعہ ایسے واقعات کو نہ روکا گیا تو مسلمان خود ایسے لوگوں کی زبانیں بند کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ امریکہ فوری طور پر اس پروگرام کو پیش کرنے والے ٹیلی ویژن پر پابندی عائد کرے اور مسلمانوں سے صدر بش براہ راست معافی مانگیں۔

عبدالخالق توکل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

”یادِ مکہ مکرمہ“

مولانا بدر عالم صاحب مدنیؒ

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفا پر جا کر چڑھ جانا
وہ مسعیٰ یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حسرت سے
وہ حسرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدان عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر
وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ میں لوٹ کر کے پھر وہ دنبہ کو ذبح کرنا
وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے

مرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہ شوق جب اٹھتی ہے رب البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

تاریخ کا اعلان جلد
کر دیا جائے گا

سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالی
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسی علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

ردقادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردقادیانیت وعیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔
ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611